Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 53

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

شمارہ 31

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ

9 جمادی الثانی 1425 ہجری 3 ظہور 1383 ہش 3 اگست 2004ء

اخبار احمدیہ

قادیان 31 جولائی ۲۰۰۴ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ

کل حضور انور نے اسلام آباد ٹلفورڈ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد تفصیل سے بیان کئے۔ احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 38 ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت آغاز

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا اور افتتاحی خطاب فرمایا

☆......تحمل برداشت اور نرمی کو اپنا شعار بنائیں ☆......مہمانوں اور میزبانوں کو حضور انور کی بیش قیمت نصائح

قادیان 31 جولائی (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ کل مورخہ 30 جولائی سے جلسہ سالانہ برطانیہ کا افتتاح سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز خطبہ جمعہ سے ہوا خطبہ جمعہ میں حضور انور نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ان فرمودات کا ذکر فرمایا جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کے مقاصد اور اسمیں شامل ہونے والوں کے فرائض اور حاصل ہونے والی برکات کے تعلق میں بیان فرمایا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایمان افروز خطبہ جمعہ میں مہمانوں اور میزبانوں ہر دو کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور تحمل اور برداشت اور نرمی کو اپنا شعار بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد یہ ہے کہ تمہارے دلوں سے دنیا کی محبت نکل جائے اور مولیٰ کریم کی محبت غالب آجائے فرمایا اسی ٹریننگ کیلئے سال میں یہ تین دن مقرر کئے گئے ہیں اور سوائے کسی اشد مجبوری کے ہر احمدی کو جلسہ میں شامل ہونا چاہئے اور محض للہ ربانی باتیں سننے کیلئے جلسہ میں آنا چاہئے بالآخر حضور اقدس نے جلسہ سالانہ کے تعلق سے بعض نصائح فرمائیں فرمایا مسجد اور مسجد کے ماحول میں تقدس کا خیال رکھیں جلسے کے ایام میں ذکر الٰہی اور درود شریف بکثرت پڑھیں نماز باجماعت کی پابندی کریں بچوں کو خاموش رکھنے کا بھی انتظام ہونا چاہئے جلسہ کے دوران اگر کسی غیر از جماعت مہمان کی تقریر سنیں تو بجائے تالیاں بجانے کے ماشاءاللہ وغیرہ اسلامی جملوں کا استعمال کریں نعروں کے ضمن میں حضور نے فرمایا کہ ہر کوئی اپنی مرضی سے نعرے نہ لگائے اس ڈیوٹی دینے والے کارکنان کی ڈیوٹی اگر نہیں ہے تو انہیں بھی تقاریر سننے کی طرف توجہ کرنی چاہئے کارکنان جلسہ اپنے اپنے شعبوں میں نماز باجماعت کا انتظام کریں نماز شروع ہونے سے پہلے جلسہ گاہ میں آئیں تاکہ آپ کی بھاگ دوڑ اور آوازوں سے مہمانوں کو تکلیف نہ ہو موبائل فون کے ذریعہ نمازوں اور تقریروں کے دوران دوسروں کو ڈسٹرب نہ کریں جلسہ کے دوران بازار بند رہنے چاہئیں کوئی خرید و فروخت نہیں ہونی چاہئے فضول گفتگو سے اجتناب کریں گفتگو دھیمی آواز میں کریں اور اپنے وقار کو قائم رکھیں بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں تو تو میں میں ہو جاتی ہے اس سے اجتناب کریں ٹولیوں میں بیٹھ کر قہقہے نہ لگائیں۔ بلاوجہ گاڑیوں کے ہارن بجانے اور شور کرنے سے پرہیز کریں انتظامیہ کی مقرر کردہ جگہوں پر ہی گاڑیاں پارک کریں ڈرائیونگ کے دوران ملکی قانون کی پابندی کریں صفائی کا خاص خیال رکھیں صفائی کے منتظم کا انتظار کئے بغیر خود ہی صفائی کر لینے میں کوئی حرج نہیں خواتین پردے کی رعایت رکھیں ٹوپی پہننے کی عادت ڈالیں بچیوں کو دوپٹہ اوڑھایا جائے مہمان اور میزبان نرم زبان کا استعمال کریں قرض لیکر شاپنگ وغیرہ نہ کریں حفاظتی نکتہ نگاہ سے اپنے ماحول پر خاص نظر رکھیں اگر انتظامیہ سختی سے چیکنگ کرے تو بے صبری نہ کریں اپنا کارڈ اپنے پاس رکھیں اگر گم ہو جائے تو متعلقہ شعبہ کو اطلاع کریں قیمتی اشیاء کی حفاظت خود کریں بعد میں شکایات نہیں ہونی چاہئیں ویزے کی میعاد ختم ہونے سے پہلے پہلے اپنے ملکوں کو واپس چلے جائیں اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں اور ان مقاصد کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جسکے لئے حضور علیہ السلام نے اس جلسہ کو جاری فرمایا ہے۔

افتتاحی خطاب :: 30 جولائی کو ہی ہندوستانی وقت کے مطابق رات ۹ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا افتتاحی خطاب ارشاد فرمایا خطاب سے قبل حضور انور فلیگ پوسٹ پر تشریف لے گئے اور لوائے احمدیت لہرایا جس کے دوران جلسہ گاہ کی فضا نعرہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے گونج اٹھی لوائے احمدیت لہرانے کے بعد حضور اقدس ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کروائی اور پھر اسٹیج پر تشریف لائے اور کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جس کے بعد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا گیا پھر حضور انور نے افتتاحی خطاب فرمایا حضور انور کے خطابات اور دیگر کاروائی کی رپورٹیں انشاء اللہ آئندہ اشاعتوں میں دی جائیں گی۔

ایم ٹی اے پر دکھائے گئے نظاروں میں اسلام آباد ٹلفورڈ کا جلسہ گاہ نہایت خوبصورت مناظر پیش کر رہا تھا مردوں اور مستورات کی دو بڑی مارکیوں کے علاوہ مختلف شعبہ جات کے دفاتر نہایت خوبصورتی سے سجائے گئے تھے۔

جلسہ سے ایک ہفتہ قبل حضور انور نے جلسہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا تمام منتظمین سے ملکران کے شعبہ کے کوائف معلوم کر کے انہیں شرف مصافحہ بخشا اور پھر کارکنان جلسہ کو اہم نصائح سے نوازا۔

ایم ٹی اے کا سٹوڈیو اسلام آباد ٹلفورڈ سے ہی براہ راست اپنی نشریات پیش کر رہا ہے جس میں آنے والے مہمانوں کے انٹرویو جلسہ کی جھلکیاں شامل ہیں حضور انور کے خطابات کا 5 زبانوں میں براہ راست ترجمہ ہو رہا ہے جس میں اردو کے علاوہ انگلش، عربی، بنگالی، سپینش، اور جرمنی شامل ہیں۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

تاریخ کو مسخ کرنے کی مذموم سازشیں!

کسی بھی قوم کی تاریخ دراصل اس قوم کیلئے ماضی کا ایک ایسا سرمایہ ہوتی ہے جسے من وعن محفوظ رکھ کر اگلی نسل تک پہنچانا ہر قوم کی ذمہ داری ہوتی ہے اور مقصد اس سے یہ ہوتا ہے کہ گزشتہ میں اگر کوئی غلط کام ہوا ہے تو اس سے عبرت حاصل کی جائے۔ آئندہ کیلئے ایسے کاموں سے بچا جائے اور گزشتہ قوم کے حسین کارناموں سے مستقبل کیلئے اچھے سبق حاصل کئے جائیں اس اعتبار سے اگر ہم تاریخ کو ماضی کے کیمرہ سے تشبیہ دیں تو بہت موزوں ہوگا۔ دراصل کیمرے کا کام یہ ہوتا ہے کہ اس کی آنکھ جس چیز کو بھی جس رنگ میں دیکھے اسکو بعینہٖ اس رنگ اور شکل میں دکھا دے کیمرہ کی آنکھ اپنی دیکھی ہوئی کسی بھی چیز کے اندر ذرا سی بھی دخل اندازی نہیں کرتی۔ بس ایک مؤرخ کو بھی ایمانداری کے لحاظ سے کیمرے کی آنکھ کی طرح ہونا چاہئے۔

لیکن آج کے دَور کی ایک بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ بعض مفاد پرست، خودغرض ''مؤرخین'' کو اپنے ہاتھ میں لے کر اُن سے تاریخ میں تبدیلی کروا رہے ہیں اگرچہ ایسے لوگوں کو مؤرخین کہنا تو مناسب نہیں لیکن چونکہ وہ علم تاریخ میں دسترس رکھتے ہیں اور تاریخ کیلئے کچھ نہ کچھ لکھتے بھی ہیں تو اس اعتبار سے اگر ان کو مؤرخ نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے۔ اور نہایت افسوس کی بات یہ ہے کہ غلط اور مسخ شدہ تاریخ کو معصوم بچوں کی سکول کی ان کتابوں میں شامل کیا جاچکا ہے جو بچے اپنے امتحان کی تیاری کی خاطر اچھی طرح یاد کرتے اور اپنے ذہنوں میں بٹھا لیتے ہیں۔ جس سے مسخ شدہ تاریخ اگلی نسلوں میں رائج ہو جاتی ہے۔

مجھے کہنے دیجئے کہ ان دنوں چونکہ ہندوستان میں یہ کام بعض ان لوگوں کے ہاتھوں میں ہیں جو ہندوستان میں گزری ہوئی مسلمان بادشاہوں کی حکومتوں سے تعصب کا سلوک کرتے ہیں اس لئے تعصب کی بناء پر یہ لوگ اُن مسلمان بادشاہوں کے ہر کام کو بُری نظر سے دیکھتے ہیں ان کی غلطیوں کو خوب اچھالتے ہیں اور ان کے مظالم جو بعض خود ساختہ بھی ہیں کو سکول کی کتابوں میں محض اس لئے مشتہر کرتے ہیں تا کہ غیر مسلم سٹوڈنٹس مسلم سٹوڈنٹس سے تعصب کا سلوک کریں اور ان سے ایک قسم کا فاصلہ بنا کر رکھیں لیکن دوسری طرف اس دَور کو بہت تیزی سے گزار دیتے ہیں جن میں آریہ ہندوستان میں آئے اور انہوں نے یہاں کے مول نواسیوں کو جڑ سے اکھاڑ دینے کی کوشش کرتے ہوئے ان پر مظالم کے پہار توڑے تھے۔ بدھوں اور جینیوں کا ذکر کرتے ہوئے ان انسانیت سوز مظالم کا قطعاً ذکر نہیں کرتے جن سے بدھ اور جینی ایک عرصہ تک دوچار رہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہم خود بھی اس بات کے قائل نہیں ہیں کہ گزشتہ دَور کے مظالم کی کہانیوں کو جو اگرچہ سچی بھی ہوں بچوں کی درسی کتب میں بلاوجہ دہرایا جائے۔ لیکن ہم تو صرف انصاف کی خاطر عرض کرتے ہیں کہ اگر مسلم بادشاہوں کی ناانصافیوں اور مظالم کو حد سے زیادہ اچھالا جاتا ہے تو پھر انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ دراوڑوں پر کئے گئے مظالم، بدھوں اور جینیوں پر توڑے گئے مظالم کے پہاڑوں کا بھی کسی حد تک ضرور ذکر کیا جائے۔ ساتھ ہی مسلم بادشاہوں کے دَور میں ہندوستان کو حاصل ہونے والی معاشی و معاشرتی ترقیات اور ان سدھاروں کا بھی ذکر ہونا چاہئے جو اس سے قبل کی ہندو تہذیب میں انہوں نے کئے اور جس سے لاکھوں ہندوستانیوں کو راحت نصیب ہوئی۔

آج بعض قلمکار بھاجپا حکومت کے دَور کے متعلق یہ لکھ رہے ہیں کہ اس دَور میں ہندوستانی تاریخ کا ''بھگوا کرن'' کر دیا گیا تھا مطلب یہ ہے کہ ہندوتو کے مشن کو کامیاب کرنے کیلئے جس حد تک کوشش ہو سکتی تھی بھارتی تاریخ کو مسخ کر کے ہندو کاز کو جائز و ناجائز فوائد پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ یہ اور ہندوتو سے متاثر قلمکار اس خدشے کا اظہار کر رہے ہیں کہ اب چونکہ بائیں بازو کی پارٹیوں کو بھی حکومت میں ایک حد تک دسترس حاصل ہوگئی ہے اس لئے ہندوستانی تاریخ اب مارکس اور لینن کے اردگرد چکر لگانے لگے گی اگر ایسا ہے تو یہ باتیں نہایت خطرناک ہیں اس سے تو بس یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جس پارٹی کی بھی اکثریت ہوگی آئندہ کیلئے وہ تاریخ کو اپنے مفادات کے ماتحت توڑے مروڑے گی اور اس کو مسخ کرنے کی کوشش کرے گی اور افسوس یہ ہے کہ ایسا ہو بھی رہا ہے۔

اس موقع پر ہم یہ بھی کہنا چاہیں گے کہ ایسا صرف ہندوستان میں ہی نہیں ہے بلکہ بددیانتی کی یہ تاریخ ان دنوں پاکستان میں بھی دہرائی جارہی ہے پاکستان کے بھی موجودہ ''تاریخ دان'' حکومتوں اور فرقوں کے زیر اثر وہاں کی تاریخ کو اپنے مفادات کی خاطر مسخ کرنے میں مصروف ہیں اور وہاں بھی بچوں کی درسی کتب میں بددیانتی اور مفاد پرستی کے اس زہر کو نہایت ڈھٹائی کے ساتھ گھولا جارہا ہے۔ حالانکہ جمیعۃ العلماء اور جماعت اسلامی والے قیام پاکستان سے قبل نہ صرف اس کے مخالف بلکہ اس کے وجود کو بھی حرام سمجھتے تھے لیکن آج وہی لوگ پاکستان کے ہیرو بن کر وہاں کی تاریخ کو مسخ کرنے کے سنگین جرم کے مرتکب ہیں۔

سرحد کے دونوں طرف مسخِ تاریخ کا یہ گھناؤنا کھیل چند دہائیوں میں بہت تیزی سے بڑھ چکا ہے اور اب تو یہ بات روزمرّہ کا معمول بن گئی ہے اور ایسا معمول جو زندگی کا حصہ سمجھی جانے لگی ہے۔ اور زندگی کا حصہ سمجھ کر اس کو نہایت آسانی سے برداشت کیا جارہا ہے معاشرے کا انصاف پسند طبقہ اس درد کو محسوس کر رہا ہے لیکن خاموشی سے اسے برداشت کرنے کیلئے مجبور ہے۔

ہم نے شروع میں عرض کیا تھا تاریخ کی مثال تو ماضی کے ایک کیمرے سے دی جا سکتی ہے۔ اگر کیمرے کی کھینچی ہوئی تصویر میں انسانی ہاتھوں سے رنگ بھر دیا جائے یا اس کے خدوخال کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی جائے تو اس کی شکل کس قدر بناوٹی اور ناقابل برداشت ہو جاتی ہے۔ بس آج کی تاریخ کا یہی حال ہو چکا ہے وقت رہتے اگر اس طرف توجہ نہ کی گئی تو آئندہ آنے والی نسلوں کے آگے ہم اپنی اس غفلت کیلئے قومی مجرم قرار پائیں گے۔ خدارا اس تعلق میں ذرا غور کیجئے!

(منیر احمد خادم)

قرارداد تعزیت بروفات مرزا مبارک احمد صاحب

فرزند ارجمند حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

رپورٹ ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے حیدر آباد سے بذریعہ فون یہ اندوہناک خبر دی ہے کہ: محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مورخہ ۲۱/۲۲ جون کی درمیانی شب کو ربوہ میں وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ صاحبزادہ صاحب مرحوم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ورابع رحمہما اللہ کے بھائی اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حقیقی ماموں تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۹ مئی ۱۹۱۴ء کو قادیان میں ہوئی۔

صاحبزادہ صاحب مرحوم نے اپنی ابتدائی تعلیم کے بعد خلافت ثانیہ کے دور میں ہی مولوی فاضل اور بی اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد اپنے آپ کو خدمت سلسلہ کے لئے وقف فرمایا۔ آپ کی شادی حضرت نواب عبد اللہ خان صاحبؓ اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کی بیٹی حضرت صاحبزادی طیبہ بیگم صاحبہ سے ہوئی جن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹے اور ایک بیٹی سے نوازا۔ آپ کے بڑے بیٹے محترم مرزا مجیب احمد صاحب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دوسرے داماد اور دوسرے بیٹے محترم ڈاکٹر مرزا تسلیم احمد صاحب خالد صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کے داماد ہیں۔ آپ کی بیٹی صاحبزادی عائشہ بیگم صاحبہ مکرم مظفر احمد صاحب سے بیاہی ہوئی ہیں۔

خدمت سلسلہ کے دوران صاحبزادہ صاحب مرحوم مختلف جماعتی عہدوں پر فائز رہے۔ آپ وکیل الاعلیٰ، وکیل التبشیر اور انجمن تحریک جدید ربوہ کے صدر بھی رہے اس دوران آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کے مختلف ممالک کے دوروں میں ساتھ رہے۔ اسی طرح آپ نے خود بھی دنیا کے مختلف ممالک کے دورے فرما کر وہاں فعال مراکز قائم فرمائے۔ اس کے علاوہ آپ سندھ کی اراضیات کے نگران اعلیٰ بھی رہے۔

جلسہ سالانہ ربوہ اور دیگر جماعتی تقاریب واجتماعات کے مواقع پر آپ کی تقاریر احباب جماعت کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوا کرتی تھیں۔

صاحبزادہ صاحب مرحوم کی وفات احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے غمناک سانحہ ہے جس پر صدر انجمن احمدیہ قادیان، انجمن تحریک جدید اور انجمن وقف جدید قادیان، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ، حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور مرحوم کے دونوں صاحبزادگان محترم مرزا مجیب احمد صاحب ومحترم مرزا ڈاکٹر تسلیم احمد صاحب خالد اور بیٹی صاحبزادی عائشہ بیگم صاحبہ نیز جملہ افراد خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند سے بلند تر فرماتے ہوئے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ کے خطوط

بہت تعجب وعجیب مسرت ہوتی ہے

قادیان سے نکلنے والا ہفت روزہ اخبار ''بدر'' بہت دلچسپی سے مطالعہ میں رہتا ہے۔ بعض شماروں میں کالم ''وصایا'' شائع ہوتے ہیں۔ اکثر ملنے والے احباب کو خصوصی طور پر وصایا پڑھ کر سناتا ہوں۔ بحث ومباحثہ بھی ہو جاتا ہے کہ کیا دنیا کے کسی مذہب پر چلنے والوں میں ایسے وصایا کی اہمیت پائی جاتی ہے؟ کیا کوئی اپنی خوشی سے، اپنی زندگی میں، صرف اسلام کی خدمت وسربلندی کیلئے احمدی بہنوں و بھائیوں کی طرح وصیت کرتا ہے؟ میری نظر میں تو نہیں آیا، جبکہ مرنا ہر کسی کو ہے۔ کیا کوئی اپنے مذہب کیلئے بھی قربانی دے سکتا ہے؟ احمدی بھائیوں و بہنوں کو مبارکباد!!

(محمد سمیع اللہ خان باز صدر اُردو ملاپ سوسائٹی شموگہ، کرناٹک)

خطبہ جمعہ

آج یہ ذمہ داری ہم احمدیوں پر سب سے زیادہ ہے کہ علم کے حصول کی خاطر زیادہ سے زیادہ محنت کریں

علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے اور اس سے خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے

اپنی علمی و روحانی پیاس کو بجھانے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی تاکیدی نصیحت

واقفین نو زبانیں سیکھنے کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ واقفین نو کی رہنمائی کے لئے اس شعبہ کے عہدیداران کے لئے اہم تفصیلی ہدایات

احمدی خواتین بھی اپنے علم میں اضافہ کے ساتھ ساتھ بچوں کو وقت دینے کی طرف توجہ دیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۸؍جون ۲۰۰۴ء بمطابق ۱۸؍احسان ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے۔

اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له واشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العلمين - الرحمٰن الرحيم - ملك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ۔ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ۔ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا﴾ (سورۃ طٰہٰ آیت 115)

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے۔ پس اللہ سچا بادشاہ ہے، بہت رفیع الشان ہے، پس قرآن کے پڑھنے میں جلدی نہ کیا کر پیشتر اس کے کہ اس کی وحی تجھ پر مکمل کر دی جائے۔ اور یہ کہا کر کہ اے میرے رب مجھے علم میں بڑھا دے۔

اصل جو دعا اس میں سکھائی گئی ہے وہ ہے ﴿رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا﴾۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ دعا سکھا کر مومنوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے یہ دعا صرف برائے دعا ہی نہیں کہ منہ سے کہہ دیا کہ اے اللہ میرے علم میں اضافہ کر اور یہ کہنے سے علم میں اضافے کا عمل شروع ہو جائے گا۔ بلکہ یہ توجہ ہے مومنوں کو کہ ہر وقت علم حاصل کرنے کی تلاش میں بھی رہو، علم حاصل کرنے کی کوشش بھی کرتے رہو۔ طالب علم ہو تو محنت سے پڑھائی کرو اور پھر دعا کرو تو اللہ تعالیٰ حقائق اشیاء کے راستے بھی کھول دے گا۔ علم میں اضافہ بھی کر دے گا اور پھر صرف یہ طالب علموں تک ہی بس نہیں ہے بلکہ بڑی عمر کے لوگ بھی یہ دعا کرتے ہیں۔ اور اس دعا کے ساتھ اس کوشش میں بھی لگے رہیں کہ علم میں اضافہ ہو اور اس کی طرف قدم بھی بڑھائیں۔ تو یہ ہر طبقے کے سب عمروں کے لوگوں کے لئے یہی دعا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ یعنی چھوٹی عمر سے لے کے، بچپنے سے لے کے آخری عمر تک جب تک قبر میں پہنچ جائے انسان علم حاصل کرتا رہے۔ تو یہ اہمیت ہے اسلام میں علم کی۔ پھر اس کی اہمیت کا اس سے بھی اندازہ لگا لیں کہ اللہ تعالیٰ کے کسی بھی حکم یا دعا پر سب سے زیادہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا۔ اور آپؐ عمل کرتے تھے، اللہ تعالیٰ تو خود آپؐ کو علم سکھانے والا تھا اور قرآن کریم جیسی عظیم الشان کتاب بھی آپ پر نازل فرمائی جس میں کائنات کے سربستہ اور چھپے ہوئے رازوں پر روشنی ڈالی جس کو اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی شاید سمجھ بھی نہ سکتا ہو۔ پھر گزشتہ تاریخ کا علم دیا، آئندہ کی پیش خبریوں سے اطلاع دی لیکن پھر بھی یہ دعا سکھائی کہ یہ دعا کرتے رہیں کہ ﴿رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا﴾۔ بہر حال ہر انسان کی استعداد کے مطابق علم سیکھنے کا دائرہ ہے اور اس دعا کی قبولیت کا دائرہ ہے۔ وہ راز جو آج سے پندرہ سو سال پہلے قرآن کریم نے بتائے آج تحقیق کے بعد دنیا کے علم میں آرہے ہیں۔ یہ باتیں جو آج انسان کے علم میں آرہی ہیں اس محنت اور شوق اور تحقیق اور لگن کی وجہ سے آرہی ہیں جو انسان نے کی۔

آج یہ ذمہ داری ہم احمدیوں پر سب سے زیادہ ہے کہ علم کے حصول کی خاطر زیادہ سے زیادہ محنت کریں، زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی قرآن کریم کے علوم و معارف دیئے گئے ہیں۔ اور آپؑ کے ماننے والوں کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں انہیں علم و معرفت اور دلائل عطا کروں گا۔ تو اس کے لئے کوشش اور علم حاصل کرنے کا شوق اور دعا کہ اے میرے اللہ! اے میرے رب! میرے علم کو بڑھا، بہت ضروری ہے۔ گھر بیٹھے یہ سب علوم و معارف نہیں مل جائیں گے۔ اور پھر اس کے لئے کوئی عمر کی شرط بھی نہیں ہے۔ تو سب سے پہلے تو قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کے لئے، دینی علم حاصل کرنے کے لئے ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بے بہا خزانے مہیا فرمائے ہیں ان کو دیکھنا ہوگا۔ ان کی طرف رجوع کریں، ان کو پڑھیں کیونکہ آپؑ نے ہمیں ہماری سوچوں کے لئے راستے دکھا دیئے ہیں۔ ان پر چل کر ہم دینی علم میں اور قرآن کے علم میں ترقی کر سکتے ہیں اور پھر اسی قرآنی علم سے دنیاوی علم اور تحقیق کے بھی راستے کھل جاتے ہیں۔ اس لئے جماعت کے اندر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کا شوق اور اس سے فائدہ اٹھانے کا شوق نوجوانوں میں بھی اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔ بلکہ جو تحقیق کرنے والے ہیں، بہت سارے طالب علم مختلف موضوعات پر ریسرچ کر رہے ہوتے ہیں، وہ جب اپنے دنیاوی علم کو اس دینی علم اور قرآن کریم کے علم کے ساتھ ملائیں گے تو نئے راستے بھی متعین ہوں گے، ان کو مختلف نہج پر کام کرنے کے مواقع بھی میسر آئیں گے جو اُن کے دنیادار پروفیسران کو شاید نہ سکھا سکیں۔ اسی طرح جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ عمر بڑی ہو گئی اب ہم علم حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھیں اس بارے میں پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں یہ سوچ کر نہ بیٹھ جائیں کہ اب ہمیں کس طرح علم حاصل ہو سکتا ہے۔ اب ہم کس طرح اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے تو لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا جو سکھائی گئی، جب یہ آیت اتری آپؐ کی عمر پچپن، چھپن سال تھی۔ تو کہتے ہیں کہ یہ اس لئے ہے کہ مومنوں کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے کہ ہمارے لئے بھی ہے۔ کسی بھی عمر میں علم حاصل کرنے سے غافل نہیں ہونا چاہئے اور مایوس نہیں ہونا چاہئے پھر اس کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ: ”دنیا میں عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بچپن سیکھنے کا زمانہ ہوتا ہے، جوانی عمل کا زمانہ ہوتا ہے اور بڑھاپا عقل کا زمانہ ہوتا ہے۔ لیکن قرآن کریم کی رو سے ایک حقیقی مومن ان ساری چیزوں کو اپنے اندر جمع کر لیتا ہے۔ اس کا بڑھاپا اسے قوت عمل، اور علم کی تحصیل سے محروم نہیں کرتا۔ اس کی جوانی اس کی سوچ کو ناکارہ نہیں کر دیتی بلکہ جس طرح بچپن میں جب وہ ذرا بھی بولنے کے قابل ہوتا ہے ہر بات کو سن کر اس پر فوراً جرح شروع کر دیتا ہے اور پوچھتا ہے کہ فلاں بات کیوں ہے اور کس لئے ہے اور اس میں علم سیکھنے کی خواہش انتہا درجہ کی موجود ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کا بڑھاپا بھی علوم سیکھنے میں لگا رہتا ہے۔ اور وہ کبھی بھی اپنے آپ کو علم کی تحصیل سے مستغنی نہیں سمجھتا۔ اس کی موٹی مثال ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ذات میں ملتی ہے، آپ کو پچپن، چھپن سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ الہاماً فرماتا ہے کہ ﴿قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا﴾ یعنی اے محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم تیرے ساتھ ہمارا سلوک ایسا ہی ہے جیسے ماں کا اپنے بچے کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لئے بڑی عمر میں جہاں دوسرے لوگ بیکار ہو جاتے ہیں اور زائد علوم اور معارف حاصل کرنے کی خواہش ان کے دلوں سے مٹ جاتی ہے اور ان کو یہ کہنے کی عادت ہو جاتی ہے کہ ایسا ہوا ہی کرتا ہے، تجھے ہماری ہدایت یہ ہے کہ ہمیشہ خدا تعالیٰ سے دعا کرتا رہ کہ خدایا میرا علم اور بڑھا، میرا علم اور بڑھا۔ پس مومن اپنی زندگی کے کسی مرحلے میں بھی علم سیکھنے سے غافل نہیں ہوتا۔ بلکہ اس میں وہ ایک لذت اور سرور محسوس کرتا ہے اس کے مقابل میں جب انسان پر ایسا دور آ جاتا ہے جب وہ سمجھتا ہے میں نے جو کچھ سیکھنا تھا سیکھ لیا ہے اگر میں کسی امر کے متعلق سوال کروں گا تو لوگ کہیں گے کیسا جاہل ہے اسے ابھی تک فلاں بات کا بھی پتہ نہیں تو وہ علم حاصل کرنے سے محروم رہ جاتا ہے۔ دیکھ لو حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑی عمر کے آدمی تھے مگر پھر بھی کہتے ہیں ﴿رَبِّ اَرِنِیۡ کَیۡفَ تُحۡیِ الۡمَوۡتٰی﴾۔...... جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ ابراہیم! تُو تو پچاس ساٹھ سال کا ہو چکا ہے اور اب یہ بچوں کی سی باتیں چھوڑ دے۔ بلکہ اس نے بتایا کہ ارواح کس طرح زندہ ہوا کرتی ہیں۔ پس ہر عمر میں علم سیکھنے کی تڑپ اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ الٰہی میرا علم بڑھا۔ کیونکہ جب تک انسانی قلب میں علوم حاصل کرنے کی ہر وقت پیاس نہ ہو اس وقت تک وہ کبھی ترقی حاصل نہیں کر سکتا"۔

(تفسیر کبیر جلد نمبر ۵ صفحہ ۲۶۹۔۲۷۱)

بعض لوگ کہتے ہیں حافظہ بڑی عمر میں کمزور ہو جاتا ہے۔ مجھے یاد ہے ہمارے ایک استاد ہوتے تھے، انہوں نے ریٹائرمنٹ کے بعد قرآن کریم حفظ کیا اور ربوہ میں سائیکل کے ہینڈل پر قرآن کریم رکھا ہوتا تھا اور چلتے ہوئے پڑھتے رہتے تھے۔ لیکن آج کل ربوہ میں رکشے اتنے ہو گئے ہیں اب اس طرح نہیں کیا جا سکتا کیونکہ پھر بزرگ ہسپتال پہنچے ہوں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کے بارے میں مختلف پیرائے میں جو، میں فرمایا وہ احادیث پیش کرتا ہوں ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ علم حاصل کرے۔ اب مسلمانوں میں جو علم حاصل کرنے کی نسبت ہے وہ دوسروں کے مقابلے میں بہت تھوڑی ہے۔ اور حکم ہمیں سب سے زیادہ ہے۔

پھر ایک روایت میں ہے، ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان علم حاصل کرے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الایمان باب ثواب معلم الناس الخیر)۔ تو یہ علم حاصل کرنے کی اہمیت ہے۔ اور پھر اس کو سکھانے کی کہ یہ ایک صدقہ ہے اور صدقہ بھی ایسا ہے جو صدقہ جاریہ ہے کہ دوسروں کو علم سکھاؤ تو تمہاری طرف سے ایک جاری صدقہ شروع ہو جاتا ہے اسی لئے اساتذہ کی عزت کا بھی اتنا حکم ہے کہ اگر ایک لفظ بھی کسی سے سیکھو تو اس کی عزت کرو۔ اساتذہ کا بڑا معزز پیشہ ہے۔ لیکن پاکستان وغیرہ میں اس کو بھی صرف آمدنی کا ذریعہ بنا لیا گیا ہے اور یہ پیشہ بھی بدنام ہو رہا ہے۔ ٹھیک ہے جائز طور پر ایک ملازم یہ پیشہ اختیار کرتا ہے اس کو تنخواہ ملتی ہے، کمانا چاہئے یا پھر ٹیوشن بھی لی جا سکتی ہے لیکن وہاں آج کل ہوتا یہ ہے کہ سکولوں میں پڑھانے کی طرف توجہ نہیں دیتے، اور طالب علم کو کہہ دیا کہ تم میرے گھر آنا اور ٹیوشن پڑھو اور پھر ٹیوشن بھی اتنی لیتے ہیں کہ جو بعضوں کی پہنچ سے باہر ہوتی ہے۔ امیر آدمی سے تو چلو لے لی لیکن بیچارے غریبوں کو بھی نہیں بخشتے اور اگر ٹیوشن نہ پڑھیں تو امتحان میں فیل ہو جاتے ہیں وہ پہلے ہی کہہ دیتے ہیں کہ اگر امتحان میں پاس ہونا ہے تو ٹیوشن پڑھو اور پھر بیچارے بعض لوگ (ایسے طالب علم یا ان کے والدین) اسی ٹیوشن کی وجہ سے مقروض ہو جاتے ہیں احمدی اساتذہ کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے اپنا ایک نمونہ دکھانا چاہئے اور جو علم اور فیض انہوں نے حاصل کیا ہے اس کو دوسروں تک پہنچانے میں کنجوسی اور بخل سے کام نہیں لینا چاہئے۔

پھر ایک روایت میں ہے حضرت مسروقؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس ہم آئے۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! اگر کسی کو علم کی بات معلوم ہو تو بتا دینی چاہئے۔ اور جسے علم کی کوئی بات معلوم نہ ہو تو سوال ہونے پر وہ جواب دے کہ اَللّٰہُ اَعۡلَمۡ۔ یعنی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ (کیونکہ یہ بھی علم کی بات ہے۔ کہ انسان جس بات کو نہیں جانتا اس کے متعلق کہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے) اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے (یہ اسی کا حصہ ہے) اے رسول! تو کہہ میں اس کا کوئی بدلہ نہیں مانگتا اور نہ ہی میں تکلف سے کام لینے والا ہوں۔

(بخاری کتاب التفسیر۔تفسیر سورۃ ص باب قولہ وماانامن المتکلفین)

اس روایت میں جو پہلا حصہ ہے، اس میں اساتذہ کے لئے یہ سبق ہے کہ سکولوں میں ٹیوشن پر زیادہ توجہ ہے اور پڑھانے کی طرف کم۔ دوسرے یہ کہ بعض دفعہ تیاری کے بغیر پڑھانے چلے جاتے ہیں اور اگر کوئی نئی چیز پڑھانی پڑ جائے تو پھر ان کو کافی دقت کا سامنا ہو رہا ہوتا ہے اور جو کچھ غلط سلط آتا ہے پڑھا دیتے ہیں۔ اور اس طرح پھر طلبا کی بھی ایک طرح کی غلط قسم کی رہنمائی ہو جاتی ہے۔ فرمایا کہ یہی بہتر طریقہ ہے کہ اگر علم نہیں تو کہہ دو کہ مجھے علم نہیں ہے۔ آج میری تیاری نہیں ہے میں نہیں پڑھا سکتا۔ علم سکھانے والے کے لئے بھی ایمانداری کا تقاضا یہ ہے کہ صرف اپنی انا کی خاطر نہ بیٹھ جائے بلکہ اگر علم نہیں ہے تو بتا دے کہ علم نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم حاصل کرو، علم حاصل کرنے کے لئے وقار اور سکینت کو اپناؤ۔ اور جس سے علم سیکھو اس کی تعظیم تکریم اور ادب سے پیش آؤ۔

(الترغیب والترھیب جلد نمبر ۱ صفحہ ۷۸۔ باب الترغیب فی اکرام العلماء واجلا لھم وتوقیرھم بحوالہ الطبرانی فی الاوسط)

تو اس میں طلبہ کے لئے نصیحت ہے کہ اپنے استاد کی عزت کرو، ایک وقار ہونا چاہئے۔ آج کل مختلف ممالک میں طلبہ کی ہڑتالیں ہوتی ہیں توڑ پھوڑ ہوتی ہے، مطالبے منوانے کے لئے گلیوں میں نکل آتے ہیں، مطالبہ یونیورسٹی یا کالج کا ہوتا ہے اور توڑ پھوڑ سڑکوں پہ سٹریٹ لائٹس کی یا حکومت کی پراپرٹی کی یا عوام کی جائیدادوں کی ہو رہی ہوتی ہے، دکانوں کو آگیں لگ رہی ہوتی ہیں۔ تو یہ انتہائی غلط اور گھٹیا قسم کے طریقے ہیں۔ اسلام کی تعلیم تو یہ نہیں ہے، طالبعلم علم حاصل کرتا ہے اس کے اندر تو ایک وقار پیدا ہونا چاہئے۔ اور ادب اور احترام پیدا ہونا چاہئے اساتذہ کے لئے بھی، اپنے بڑوں کے لئے بھی، نہ کہ بدتمیزی کا رویہ اپنایا جائے۔ پھر بعض دفعہ ہمارے احمدی اساتذہ کو سامنا کرنا پڑتا ہے یہ تو خیر میں ضمناً ذکر کر رہا ہوں کہ غیر احمدی طلبہ نے خود پڑھائی نہیں کی ہوتی فیل ہو جاتے ہیں اگر ان کا احمدی ٹیچر ہے یا احمدی استاد ہے تو فوراً اس کے خلاف وہاں ہڑتالیں شروع ہو جاتی ہیں۔ اس لحاظ سے بھی پاکستان میں بعض اساتذہ بڑی مشکل میں ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی ایسے طلباء کو عقل دے اور احمدی طلباء کو بھی چاہئے کہ ایسی سٹرائکس (Strikes) میں جو یونیورسٹیوں اور کالجوں میں ہوتی ہیں۔ کبھی حصہ نہ لیں اور اپنے وقار کا خیال رکھیں۔ احمدی طالب علم کی اپنی ایک انفرادیت ہونی چاہئے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت ﷺ اپنے گھر سے نکل کر مسجد میں تشریف لائے اور دیکھا کہ مسجد میں دو حلقے بنے ہوئے ہیں۔ کچھ لوگ تلاوت قرآن کریم اور دعائیں کر رہے ہیں اور کچھ لوگ پڑھنے پڑھانے میں مشغول ہیں۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا دونوں گروہ نیک کام میں مصروف ہیں۔ یہ قرآن پڑھ رہا ہے اور دعائیں مانگ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں دے اور چاہے تو نہ دے۔ یعنی ان کی دعائیں قبول کرے یا نہ کرے اور دوسرا گروہ پڑھنے پڑھانے میں مشغول ہے۔ فرمایا: خدا تعالیٰ نے مجھے معلم اور استاد بنا کر بھیجا ہے اس لئے آپ پڑھنے پڑھانے والوں میں جا کے بیٹھ گئے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الایمان باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم)

تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علم حاصل کرنے والوں کو یہ مقام دیا ہے۔ لیکن یہاں یہ بھی واضح ہو کہ جو پڑھنے پڑھانے والے تھے وہ بھی تقویٰ پر قائم رہنے والے تھے اور ایمان لانے والوں کا گروہ ہی تھا۔ آپؐ کی گہری نظر نے یہ دیکھ لیا کہ پڑھنے پڑھانے والے بھی نیکیوں پر قائم رہنے والے ہیں، تقویٰ پر چلنے والے ہیں اور تقویٰ کے ساتھ پھر غور فکر اور تدبر سے علم سیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں اس لئے آپؐ ان میں بیٹھ گئے۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلدِّیۡنُ النَّصِیۡحَۃُ

دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے۔

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 بینٹنک لین کلکتہ 70001
دکان 2248.5222, 2248.1652
2243.0794
رہائش 2237-0471, 2237-8468

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers
Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039
Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

ایک اور جگہ روایت ہے کہ اصل میں علم وہی ہے جس کے ساتھ تقویٰ ہو۔ تو اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ کبھی کسی قسم کا علم بھی تقویٰ سے دور لے جانے والا نہ ہو۔ علم وہی ہے جو تقویٰ کے قریب ترین ہو اور تقویٰ کی طرف لے جانے والا ہو، خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والا ہو۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ صحیح اور حقیقی فقیہہ وہ ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونے دیتا اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا جواز بھی مہیا نہیں کرتا اور نہ ان کو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی پکڑ سے بے خوف بناتا ہے۔ قرآن کریم سے ان کی توجہ ہٹا کر کسی اور کی طرف انہیں راغب کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ یاد رکھو علم کے بغیر عبادت میں کوئی بھلائی نہیں اور سمجھ کے بغیر علم کا دعویٰ درست نہیں۔ (اگر سمجھ نہیں آتی صرف رٹا لگا لیا تو وہ علم، علم نہیں ہے)، اور تدبر اور غور و فکر کے بغیر محض قراءت کا کچھ فائدہ نہیں۔

(سنن الدارمی .المقدمه باب من قال العلم الخشية وتقوى الله)

تو فرمایا کہ ایسا علم جو عمل سے خالی ہے ایسے علم کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ علم تو انسان کو انسانیت کے اعلیٰ معیار سکھانے کے لئے حاصل کیا جاتا ہے۔ اگر پھر علم حاصل کرنے کے باوجود وحشی کا وحشی رہنا ہے تو ایسے علم کا اسے کیا فائدہ۔ جیسا آج کل کے علماء دعویٰ کرتے ہیں اور پھر ان کی حرکتیں ایسی ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: "علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔ یہ علم اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ ہوتا ہے اور اس سے خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ (فاطر: ۲۹)۔ اگر علم سے اللہ تعالیٰ کی خشیت میں ترقی نہیں ہوئی تو یاد رکھو کہ وہ علم ترقی معرفت کا ذریعہ نہیں ہے"۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۹۵ .جدید ایڈیشن)

پھر ایک روایت حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو خوب چرو۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ حضور یہ ریاض الجنة (یعنی جنت کے باغ) کیا چیز ہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ مجالس علمی۔ یعنی مجالس میں بیٹھ کر زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرو۔

(الترغيب الترهيب .باب الترغيب فی مجالسة العلماء جلد نمبر ۱ صفحه ۷۶.
بحواله الطبرانی الكبير)

تو اس کے لئے پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں اجتماعوں اور جلسوں کے وقت، جب اجتماعات یا جلسوں پہ آتے ہیں تو وہاں ان سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اور صرف یہی مقصد ہونا چاہئے کہ ہم نے یہاں سے اپنی علمی اور روحانی پیاس بجھانی ہے۔ اور ان جلسوں کا جو مقصد ہے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اگر جلسوں پہ آ کے پھر دنیاوی مجلسیں لگا کر بیٹھنا ہے اور ان سے پورا استفادہ نہیں کرنا تو پھر ان جلسوں پہ آنے کا فائدہ کیا ہے؟ یہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ آج کل کے زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو بھی پڑھنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور ان سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے یہ بھی قرآن کریم کی ایک تشریح و تفسیر ہے جو ہمیں آپؑ کی کتب سے ملتی ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ: "دین تو چاہتا ہے مصاحبت ہو پھر مصاحبت سے گریز ہو تو دینداری کے حصول کی امید کیوں رکھتا ہے؟ ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے اور پھر کہتے ہیں کہ وہ بار بار یہاں آ کر رہیں اور فائدہ اٹھائیں مگر بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ لوگ ہاتھ میں ہاتھ دے کر دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں۔ مگر اس کی پروا کچھ نہیں کرتے۔ یاد رکھو! قبریں آوازیں دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے جاتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا مومن کا کام نہیں ہے۔ جب موت کا وقت آ گیا پھر ساعت آگے پیچھے نہ ہوگی۔ وہ لوگ جو اس سلسلے کی قدر نہیں کرتے اور انہیں کوئی عظمت اس کی معلوم نہیں ان کو جانے دو۔ مگر ان سب سے بڑھ کر بدقسمت اور اپنی جان پر ظلم کرنے والا تو وہ ہے جس نے اس سلسلے کو شناخت کیا اور اس میں شامل ہونے کی فکر کی لیکن اس نے کچھ قدر نہ کی۔ وہ لوگ جو یہاں آ کر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے اور ان باتوں سے جو خدا تعالیٰ ہر روز اپنے سلسلے کی تائید میں ظاہر کرتا ہے نہیں سنتے اور دیکھتے، وہ اپنی جگہ پر کیسے ہی متقی اور پرہیزگار ہوں مگر میں یہی کہوں گا کہ جیسا چاہئے انہوں نے قدر نہیں کی۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ تکمیل علمی کے بعد تکمیل عملی کی ضرورت ہے۔ پس تکمیل عملی بدوں تکمیل علمی کے محال ہے (یعنی جو عمل ہے علم حاصل کئے بغیر بہت مشکل ہے) اور جب تک یہاں آ کر نہیں رہتے تکمیل علمی مشکل ہے"۔ پھر فرمایا "بارہا خطوط آتے ہیں کہ فلاں شخص نے اعتراض کیا اور ہم جواب نہ دے سکے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ یہی کہ وہ لوگ یہاں نہیں آتے اور ان باتوں کو نہیں سنتے جو خدا تعالیٰ اپنے سلسلے کی تائید میں علمی طور پر ظاہر کر رہا ہے"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۲۵۔ جدید ایڈیشن)

تو وہ باتیں کتابوں کی صورت میں بھی اکٹھی ہو رہی تھیں پھر ملفوظات کی صورت میں بھی اکٹھی ہو چکی ہیں، اس طرف توجہ دینی چاہئے اور یہ کتب ضرور پڑھنی چاہئیں۔ اور انہیں کتب سے آپ کو دلائل میسر آ جاتے ہیں لوگوں کے اعتراضوں کے جواب دینے کے اور یہی آج کل طریقہ ہے آپ کی مجلسوں سے فیضیاب ہونے کا، آپ کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کا۔ کہ پہلے بھی میں کہتا رہا ہوں کہ آپؑ کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے۔ اور اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ: "ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی انسان کامل دنیا میں نہیں گزرا لیکن آپؐ کو بھی ﴿رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا﴾ کی دعا کی تعلیم ہوئی تھی۔ پھر اور کون ہے جو اپنی معرفت اور علم پر کامل بھروسہ کر کے ٹھہر جاوے اور آئندہ ترقی کی ضرورت نہ سمجھے۔ جوں جوں انسان اپنے علم اور معرفت میں ترقی کرے گا اسے معلوم ہوتا جاوے گا کہ ابھی بہت سی باتیں حل طلب باقی ہیں۔ بعض امور کو وہ ابتدائی نگاہ میں...... بالکل بے ہودہ سمجھتے تھے لیکن آخر وہی امور صداقت کی صورت میں ان کو نظر آئے۔ اس لئے کس قدر ضروری ہے کہ اپنی حیثیت کو بدلنے کے لئے ساتھ علم کو بڑھانے کے لئے ہر بات کی تکمیل کی جاوے۔ تم نے بہت ہی بے ہودہ باتوں کو چھوڑ کر اس سلسلے کو قبول کیا ہے۔ اگر تم اس کی بابت پورا علم اور بصیرت حاصل نہیں کرو گے تو اس سے تمہیں کیا فائدہ ہو۔ تمہارے یقین اور معرفت میں قوت کیونکر پیدا ہوگی۔ ذرا ذرا سی بات پر شکوک و شبہات پیدا ہوں گے اور آخر قدم کو ڈگمگا جانے کا خطرہ ہے۔ دیکھو دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو اسلام قبول کر کے دنیا کے کاروبار اور تجارتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ شیطان ان کے سر پر سوار ہو جاتا ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ تجارت کرنی منع ہے۔ نہیں، صحابہ تجارتیں بھی کرتے تھے مگر وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا تو اسلام کے متعلق سچا علم جو یقین سے ان کے دلوں کو لبریز کر دے انہوں نے حاصل کیا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ کسی میدان میں شیطان کے حملے سے نہیں ڈگمگائے۔ کوئی امر ان کو سچائی کے اظہار سے نہیں روک سکا۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۱۔۱۴۲ .جدید ایڈیشن)

ایک روایت میں حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم علم اس غرض سے حاصل نہ کرو کہ اس کے ذریعہ دوسرے علماء کے مقابلے میں فخر کر سکو۔ نہ اس لئے حاصل کرو کہ جہلا میں اپنی بڑائی اور اکڑ دکھا سکو۔ اور جھگڑے کی طرح ڈال سکو۔ اور نہ اس علم کی بنا پر اپنی شہرت اور نام و نمود کے لئے مجلسیں جماؤ۔ جو شخص ایسا کرے گا یا ایسا سوچے گا اس کے لئے آگ ہی آگ ہے یعنی اسے مصائب و بلیات (بلائیں) اور رسوائی کا سامنا کرنا ہوگا۔ (سنن ابن ماجه باب الانتفاع بالعلم)

تو آج کل (عموماً مسلمانوں میں) ہمارے جو علماء ہیں ان کا یہی حال ہے کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھے رہتے ہیں۔ ذرا سی بات لے کے اپنی علمیت کا رعب ڈالنے کی زیادہ کوشش ہوتی ہے۔ اور جس کا کسی بھی قسم کا فائدہ نہیں ہو رہا ہوتا۔ نہ کوئی علمی نہ روحانی، صرف الجھانے کے لئے لوگوں میں ضد اور انا بھی بن جاتی ہے اور اپنا علم ظاہر کر رہے ہوتے ہیں کہ مجھے اس کا علم ہے، تمہیں نہیں ہے۔ تو احمدیوں کو صرف اس لئے علم حاصل کرنا چاہئے کہ اپنی انا مقصد نہ ہو یا علم کا رعب ڈالنا مقصد نہ ہو بلکہ اس علم کے نور کو پھیلانا اور اس سے فائدہ اٹھانا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا حاصل کرنا مقصد ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ واقعہ ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ جب آپؑ نے ایک عالم سے صرف اس لئے بحث نہیں کی تھی کہ اس کے نقطہ نظر کو آپؑ ٹھیک سمجھتے تھے تو جو لوگ آپؑ کو بحث کے لئے لے گئے تھے انہوں نے بہت کچھ کہا بھی لیکن پھر بھی آپؑ کو جس بات سے اصولی اختلاف تھا وہ آپؑ نے نہ کیا۔ تو آپؑ کے اس فعل سے اللہ تعالیٰ نے بھی خوشی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں۔ تو بندوں سے کچھ لینے کے لئے علم کا اظہار نہیں ہونا چاہئے بلکہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رضا پیش نظر رہنی چاہئے۔ اور جو علم سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے ساتھ ساتھ اس کی مخلوق کی بھی خدمت ہو سکے۔

ایک روایت میں حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص علم کی تلاش میں نکلے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ اور فرشتے طالب علم کے کام پر خوش ہو کر اپنے پر اس کے آگے بچھاتے ہیں اور عالم کے لئے زمین و آسمان میں

جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. 01872-221672 (S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

رہنے والے بخشش مانگتے ہیں۔ یہاں تک کہ پانی کی مچھلیاں بھی اس کے حق میں دعا کرتی ہیں۔اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چاند کی دوسرے ستاروں پر۔ اور علماء انبیاء کے وارث ہیں۔انبیاء روپیہ پیسہ ورثہ میں نہیں چھوڑ جاتے بلکہ ان کا ورثہ علم وعرفان ہے جو شخص علم حاصل کرتا ہے وہ بہت بڑا نصیب اور خیر کثیر حاصل کرتا ہے۔(ترمذی کتاب العلم با ب فضل الفقه)

توعلم کی یہ اہمیت ہے، علم حاصل کرنے کے لئے یہاں بھی مغرب میں لوگ آتے ہیں۔ بڑی دور دور سے پڑھنے کے لئے ایشیئن ملکوں سے۔اگر ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی رضا بھی مقصود ہوتو اللہ تعالیٰ ان کے حصول تعلیم کو بھی آسان کر دیتا ہے، ان کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اتنی آسانیاں پیدا کر دیتا ہے کہ اس دنیا میں بھی ان کے لئے جنت پیدا ہو جاتی ہے۔اور احمدی طالب علم خاص طور پر یہاں جو آ رہے ہیں جیسا کہ میں نے کہا، ان کا صرف اور صرف ایک ہی مقصد ہونا چاہئے کہ انہوں نے تعلیم حاصل کرنی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے ماتحت چلتے ہوئے تعلیم حاصل کرنی ہے۔ یہاں کی رونقیں اور دوسرے شوق ان کو اس مقصد کے حصول سے ہٹانے والے نہ ہو جائیں۔ یہ نیت ہوتو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے یہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنانا ہے اور اس سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچانا ہے۔اور اگر کوئی حصہ تعلیم اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہے تو پھر اس کو بھی دنیا پہ واضح کرنا ہے گہرائی میں جا کے بھی علم حاصل کرنا چاہئے۔

پھر ایک روایت ہے حضرت زیدؓ بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سریانی زبان سیکھنے کا حکم فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے مجھے فرمایا کہ یہودیوں کی خط و کتابت کی زبان سیکھو کیونکہ مجھے یہودیوں پر اعتبار نہیں کہ وہ میری طرف سے کیا لکھتے ہیں اور کیا کہتے ہیں۔ زید کہتے ہیں کہ پندرہ دن ہی گزرے تھے کہ میں نے سریانی میں لکھنا پڑھنا سیکھ لیا۔اس کے بعد جب بھی حضور علیہ السلام کو یہود کی طرف کچھ لکھنا ہوتا تو مجھ سے لکھواتے اور جب ان کی طرف سے کوئی خط آتا تو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھ کر سناتا تھا۔(ترمذی ابواب الادب باب ما جاء فی تعلیم السریانیة)

اس ضمن میں میں واقفین نو سے بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ واقفین نو جو شعور کی عمر کو پہنچ چکے ہیں اور جن کا زبانیں سیکھنے کی طرف رجحان بھی ہے اور صلاحیت بھی ہے۔خاص طور پر لڑکیاں۔وہ انگریزی، عربی، اردو اور ملکی زبان جو سیکھ رہی ہیں جب سیکھیں تو اس میں اتنا عبور حاصل کر لیں، (میں نے دیکھا ہے کہ زیادہ تر لڑکیوں میں زبانیں سیکھنے کی صلاحیت ہوتی ہے) کہ جماعت کی کتب اور لٹریچر وغیرہ کا ترجمہ کرنے کے قابل ہوسکیں تبھی ہم ہر جگہ نفوذ کر سکتے ہیں۔

مجھے یاد ہے گھانا کے نارتھ میں کیتھولک چرچ تھا، چھوٹی سی جگہ پہ (میں بھی وہاں رہا ہوں) تو پادری یہاں انگلستان کا رہنے والا تھا وہ ہفتے میں چار پانچ دن موٹر سائیکل پر بیٹھ کر جنگل میں جایا کرتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم وہاں کیا کرنے جاتے ہو۔اس نے بتایا کہ ایک قبیلہ ہے، ان کی باقیوں سے زبان ذرا مختلف ہے اور ان کی آبادی صرف دس پندرہ ہزار ہے اور وہ صرف اس لئے وہاں جاتا ہے کہ ان کی وہ زبان سیکھے اور پھر اس میں بائبل کا ترجمہ کرے۔تو ہمارے لوگوں کو اس طرف خاص طور پر واقفین نو بچے جو تیار ہو رہے ہیں، توجہ ہونی چاہئے تا کہ خاص طور پر ہر زبان کے ماہرین کی ایک ٹیم تیار ہو جائے۔ بہت سے بچے ایسے ہیں جو اب یونیورسٹی لیول تک پہنچ چکے ہیں، وہ خود بھی اس طرف توجہ کریں جیسا کہ میں نے کہا اور جو ملکی شعبہ واقفین نو کا ہے وہ بھی ایسے بچوں کی لسٹیں بنائیں اور پھر ہر سال یہ فہرستیں تازہ ہوتی رہیں کیونکہ ہر سال اس میں نئے بچے شامل ہوتے چلے جائیں گے۔ایک عمر کو پہنچنے والے ہوں گے۔اور صرف اسی شعبے میں نہیں بلکہ ہر شعبے میں عموماً جو ہمیں موٹے موٹے شعبے جن میں ہمیں فوراً واقفین زندگی کی ضرورت ہے وہ ہیں مبلغین، پھر ڈاکٹر ہیں، پھر ٹیچر ہیں، پھر اب کمپیوٹر سائنس کے ماہرین کی بھی ضرورت پڑ رہی ہے۔ پھر وکیل ہیں، پھر انجینئر ہیں، زبانوں کے ماہرین کا میں نے پہلے کہہ دیا ہے پھر ان کے آگے مختلف شعبہ جات بن جاتے ہیں، پھر اس کے علاوہ کچھ اور شعبے ہیں۔تو جو تو مبلغ بن رہے ہیں ان کا تو پتہ چل جاتا ہے کہ جامعہ میں جانا ہے اور جامعہ میں جانا چاہتے ہیں اس لئے فکر نہیں ہوتی پتہ لگ جائے گا لیکن جو دوسرے شعبوں میں یا پیشوں میں جا رہے ہوں ان میں سے اکثر کا پتہ ہی نہیں لگتا۔اب دوروں کے دوران مختلف جگہوں پر میں نے پوچھا ہے تو ابھی تک یا تو بچوں نے ذہن ہی نہیں بنایا ہوا 16-17 سال کی عمر کو پہنچ کے بھی، یا پھر کسی ایسے شعبے کا نام لیتے ہیں جس کی فوری طور پر جماعت کو شاید ضرورت بھی نہیں ہے۔ مثلاً کوئی کہتا ہے کہ میں نے پائلٹ بننا ہے۔ پھر بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں تو کھیلوں سے دلچسپی ہے، کرکٹر بننا ہے یا فٹ بال کا پلیئر (Player) بننا ہے۔ یہ تو پیشے واقفین نو کے لئے نہیں ہیں۔ صرف اس لئے کہ بچوں کی صحیح طرح کونسلنگ (Councling) ہی نہیں ہو رہی ان کی رہنمائی نہیں ہو رہی، اور اس وجہ سے ان کو کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہی کہ ان کا مستقبل کیا ہے۔تو ماں باپ بھی صرف وقف کر کے بیٹھ نہ جائیں بلکہ بچوں کو مستقل سمجھاتے رہیں۔ میں یہی مختلف جگہوں پر ماں باپ کو کہتا رہا ہوں کہ اپنے بچوں کو سمجھاتے رہیں کہ تم وقف نو ہو ہم نے تم کو وقف کیا ہے تم نے جماعت کی خدمت کرنی ہے، اور جماعت کا ایک مفید حصہ بننا ہے اس لئے کوئی ایسا پیشہ اختیار کرو جس سے تم جماعت کا مفید وجود بن سکو۔ پھر ایسے بچے بھی ملے ہیں کہ بڑی عمر کے ہونے کے باوجود ان کو یہ نہیں پتہ کہ وہ واقف نو ہیں اور وقف نو ہوتی کیا چیز ہے۔ ماں باپ کہتے ہیں کہ وقف نو میں ہیں۔ پھر بعض یہ کہتے ہیں کہ ماں باپ نے وقف کیا ہے لیکن ہم کچھ اور کرنا چاہتے ہیں تو جب ایسی فہرستیں تیار ہوں گی سامنے آ رہی ہوں گی، ہر ملک میں جب تیار ہو رہی ہوگی تو ہمیں پتہ لگ جائے گا کہ کتنے ایسے ہیں جو بڑے ہو کر جھڑ رہے ہیں اور کتنے ایسے ہیں اور کس ملک میں ایسے ہیں جہاں سے ہمیں مبلغ ملیں گے اور کتنے ایسے ہیں جن میں سے ہمیں ڈاکٹر ملیں گے، کتنے انجینئر ملیں گے یا ٹیچر ملیں گے وغیرہ پھر جو ڈاکٹر بنتے ہیں ان کی ڈاکٹری کے شعبے میں بھی دلچسپیاں ہر ایک کی الگ ہوتی ہیں تو اس دلچسپی کے مطابق بھی ان کی رہنمائی کی جاسکتی ہے۔اس کے لئے بھی ملکوں کو مرکز سے پوچھنا ہوگا تا کہ ضرورت کے مطابق ان کو بتایا جائے۔بعض دفعہ ہوتا ہے کہ کسی نے ڈاکٹر بننا ہے۔ صرف ایک شعبے میں دلچسپی نہیں ہوتی، دو تین میں ہوتی ہے تو ضرورت کے مطابق رہنمائی کی جاسکتی ہے کہ فلاں شعبے میں جانا ہے تو اب تو اس عمر کو دوسری تیسری کھیپ پہنچ چکی ہے شاید چوتھی بھی پہنچ رہی ہو جہاں مستقبل کے بارے میں سوچا جا سکتا ہے۔تو اس لئے ہر سال با قاعدہ اس کے مطابق نئے سرے سے فہرستیں بنتی رہنی چاہئیں، نئے جو شامل ہونے والے ہیں ان کو شامل کیا جانا چاہئے، جو جھڑنے والے ہیں ان کو علیحدہ کیا جانا چاہئے۔اس لحاظ سے اب شعبہ وقف نو کو کام کرنا ہوگا۔

پھر جو پڑھ رہے ہیں ان کے بارے میں بھی علم ہونا چاہئے کہ ان میں درمیانے درجے کے کتنے ہیں اور یہ کیا کیا پیشے اختیار کر سکتے ہیں، ان کو کیا کام دیئے جا سکتے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا اس کام کو اب بڑے وسیع پیمانے پر دنیا میں ہر جگہ کرنے کی ضرورت ہے۔اور واقفین نو کے شعبے کو میں کہوں گا کہ یہ فہرستیں کم از کم ایسے بچے جو پندرہ سال سے اوپر کے ہیں ان کی تیار کر لیں اور تین چار مہینے میں اس طرز پر فہرست تیار ہونی چاہئے۔ کیونکہ میرے خیال میں میں نے جو جائزہ لیا ہے جو رپورٹ کے اصل حقائق ہیں، زمینی حقائق جیسے کہتے ہیں وہ ذرا مختلف ہیں اس لئے ہمیں حقیقت پسندی کی طرف آنا ہوگا۔

کچھ شعبہ جات تو میں نے گنوا دیئے ہیں تو یہ ہی نہ سمجھیں کہ ان کے علاوہ کوئی شعبہ اختیار نہیں کیا جا سکتا یا ہمیں ضرورت نہیں ہے۔بعض ایسے بچے ہوتے ہیں جو بڑے ٹیلینٹڈ (Talented) ہوتے ہیں، غیر معمولی ذہین ہوتے ہیں ریسرچ کے میدان میں نکلتے ہیں جس میں سائنس کے مضامین بھی آتے ہیں، تاریخ کے مضامین بھی ہیں یا اور مختلف ہیں تو ایسے بچوں کو بھی ہمیں گائیڈ کرنا ہوگا وہی بات ہے جو میں نے کہی کہ ہر ملک میں کونسلنگ یا رہنمائی وغیرہ کے شعبہ کو فعال کرنا ہوگا۔اور جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ علم ومعرفت میں کمال حاصل کریں گے تو اس کمال کے لئے کوشش بھی کرنی ہوگی۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے فضل بھی ہوں گے۔ بہرحال بچوں کی رہنمائی ضروری ہے چند ایک ایسے ہوتے ہیں جو اپنے شوق کی وجہ سے اپنے راستے کا تعین کر لیتے ہیں، عموماً ایک بہت بڑی اکثریت کو گائیڈ کرنا ہوگا اور جیسا کہ میں نے کہا گہرائی میں جا کر سارا جائزہ لینا ہوگا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:" میں ان مولویوں کو غلطی پر جانتا ہوں جو علوم جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں۔وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات اسلام سے بدظن اور گمراہ کر دیتی ہے۔اور وہ یہ قرار دیئے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس اسلام سے بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ چونکہ خود فلسفے کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اس لئے اپنی اس کمزوری کو چھپانے کے لئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علوم جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔ان کی روح فلسفے سے کانپتی ہے اور نئی تحقیقات کے سامنے سجدہ کرتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۳. جدید ایڈیشن)

تو ہم نے واقفین نو بچوں کو پڑھا کے نئے نئے علوم سکھا کے پھر دنیا کے منہ دلائل سے بند کرنے ہیں۔اور اس تعلیم کو سامنے رکھتے ہوئے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اصل قرآن

شریف جیولرز

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ربوہ۔پاکستان۔

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

کا علم اور معرفت دی ہے، اللہ کرے کہ واقفین نو کی یہ جدید فوج اور علوم جدیدہ سے لیس فوج جلد تیار ہو جائے۔ پھر واقفین نو بچوں کی تربیت کے لئے خصوصاً اور تمام احمدی بچوں کی تربیت کے لئے بھی عموماً ہماری خواتین کو بھی اپنے علم میں اضافے کی ساتھ ساتھ اپنے بچوں کو بھی وقت دینے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اور اس کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اجلاسوں میں اجتماعوں میں، جلسوں میں آ کر جو سیکھا جاتا ہے وہیں چھوڑ کر چلے نہ جایا کریں، یہ تو بالکل جہالت کی بات ہوگی کہ جو کچھ سیکھا ہے وہ وہیں چھوڑ دیا جائے۔ تو عورتیں اس طرف بہت توجہ دیں اور اپنے بچوں کی طرف بھی خاص طور پر توجہ دیں۔ کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ جن واقفین نو یا عمومی طور پر بچوں کی مائیں بچوں کی طرف توجہ دیتی ہیں اور خود بھی کچھ دینی علم رکھتی ہیں ان کے بچوں کے جواب اور وقف نو کے بارے میں دلچسپی بھی بالکل مختلف انداز میں ہوتے ہیں اس لئے مائیں اپنے علم کو بھی بڑھائیں اور پھر اس علم سے اپنے بچوں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔ لیکن اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ باپوں کی ذمہ داریاں ختم ہوگئی ہیں یا اب باپ اس سے بالکل فارغ ہو گئے ہیں یہ خاوندوں کی اور مردوں کی ذمہ داری بھی ہے کہ ایک تو وہ اپنے عملی نمونے سے تقویٰ اور علم کا ماحول پیدا کریں پھر عورتوں اور بچوں کی دینی تعلیم کی طرف خود بھی توجہ دیں۔ کیونکہ اگر مردوں کا اپنا ماحول نہیں ہے، گھروں میں وہ پاکیزہ ماحول نہیں ہے، تقویٰ پر چلنے کا ماحول نہیں۔ تو اس کا اثر بہرحال عورتوں پر بھی ہوگا اور بچوں پر بھی ہوگا۔ اگر مرد چاہیں تو پھر عورتوں میں چاہے وہ بڑی عمر کی بھی ہو جائیں تعلیم کی طرف شوق پیدا کر سکتے ہیں کچھ نہ کچھ رغبت دلا سکتے ہیں۔ کم از کم اتنا ہو سکتا ہے کہ وہ بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں اس لئے جماعت کے ہر طبقے کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ مرد بھی عورتیں بھی۔ کیونکہ مردوں کی دلچسپی سے ہی پھر عورتوں کی دلچسپی بھی بڑھے گی اور اگر عورتوں کی ہر قسم کی تعلیم کے بارے میں دلچسپی ہوگی تو پھر بچوں میں بھی دلچسپی بڑھے گی۔ ان کو بھی احساس پیدا ہوگا کہ ہم کچھ مختلف ہیں دوسرے لوگوں سے۔ ہمارے کچھ مقاصد ہیں جو اعلیٰ مقاصد ہیں۔ اور اگر یہ سب کچھ پیدا ہوگا تو تبھی ہم دنیا کی اصلاح کرنے کے دعوے میں سچے ثابت ہو سکتے ہیں۔ ورنہ دنیا کی اصلاح کیا کرنی ہے۔ اگر ہم خود توجہ نہیں کریں گے تو ہماری اپنی اولادیں بھی ہماری دینی تعلیم سے عاری ہوتی چلی جائیں گی۔ کیونکہ تجربہ میں یہ بات آ چکی ہے کہ کئی ایسے احمدی خاندان جن کی آگے نسلیں احمدیت سے ہٹ گئیں صرف اسی وجہ سے کہ ان کی عورتیں دینی تعلیم سے بالکل لاعلم تھیں۔ اور جب مرد فوت ہو گئے تو آہستہ آہستہ وہ خاندان یا ان کی اولادیں پرے ہٹتے چلے گئے کیونکہ عورتوں کو دین کا کچھ علم ہی نہیں تھا، تو اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ عورتوں کو بھی اور مردوں کو بھی اکٹھے ہو کر کوشش کرنی ہوگی تا کہ ہم اپنی اگلی نسل کو بچا سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح طور پر دین کا علم پیدا کرنے اور اگلی نسلوں میں قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❁❁❁ ❁❁❁❁ ❁❁❁

بقیہ: دورہ کینیڈا از صفحہ نمبر 8

امتزاج نے اس Out Door انتظار کو بہت آرام دہ بنا دیا۔ فالحمدللہ

مردوں اور عورتوں میں سے گزرتے ہوئے حضور انور مسجد بیت الاسلام کی غربی جانب تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ کینیڈا، صدران جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا اور نمائندگان جماعت احمدیہ امریکہ قطار میں حضور انور کے منتظر تھے۔ حضور انور نے ان سب کو شرف مصافحہ بخشا۔

اس کے بعد یارک ریجن پولیس کے تین آفیسرز نے حضور انور کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور استقبالیہ سٹیج پر تشریف لائے جو مسجد بیت الاسلام کے غربی دروازہ کے چبوترہ پر بنایا گیا تھا۔ سامنے کے وسیع گھاس کے میدان میں جمع ہونے والے احباب جماعت اور ان کے پیچھے خواتین اور بچیوں نے حضور انور کا نعروں کے ساتھ پُر جوش استقبال کیا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور نعروں کا جواب دیا۔ اس کے بعد حضور انور مسجد بیت الاسلام کے اندر تشریف لے گئے اور اس کے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا اور ساتھ ساتھ مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے۔ مسجد بیت الاسلام کا سنگ بنیاد 1986ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے رکھا تھا اور اکتوبر 1992ء میں اس کا افتتاح فرمایا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مسجد بیت الاسلام فن تعمیر میں ایک منفرد حیثیت رکھتی ہے یہ شمالی امریکہ کی سب سے بڑی مسجد ہے جس میں 2500 کے قریب نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔

مسجد کے معائنہ کے بعد جب حضور انور سٹیج پر دوبارہ تشریف لائے تو اس دوران میں حکومت کے کچھ عمائدین بھی حاضر ہو چکے تھے۔ آنریبل جوڈی سگرو، منسٹر آف امیگریشن، جم کیرجیانس، ماریا منا تو ائرپورٹ سے ہی حضور انور ساتھ آئے تھے وہ بھی سٹیج پر موجود تھے بعد میں رائے کلن (ROY CULLEN) ممبر آف پارلیمنٹ اور مائیکل ڈیبیاسی (Michael Dibiase) جو وان سٹی (Waughan City) جس میں بیت الاسلام مرکز واقع ہے کے میئر (Mayor) ہیں وہ بھی پہنچ چکے تھے۔ اسی طرح اس علاقہ یارک ریجن کے چیف آف پولیس Armand La Barge بھی حضور کے استقبال کے لئے آگئے تھے۔ اس استقبالیہ تقریب کا آغاز کرتے ہوئے نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج کینیڈا نے مائیکل ڈی بیاسی میئر آف وان کا مختصر تعارف کروایا کہ وہ جماعت کے بہت اچھے دوست ہیں اور انہیں دعوت دی کہ وہ آ کر خطاب کریں۔

سٹی آف وان کے میئر مائیکل ڈی بیاسی جنہیں His Worship کہہ کر ایڈریس کیا جاتا ہے نے السلام علیکم کہہ کر تقریر شروع کی۔ انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ انہیں اس نہایت اہم اور مسرتوں سے بھری تقریب میں شمولیت کی دعوت دی۔ پھر انہوں نے نہایت فراخدلی سے جماعت کی تعریف کی۔ جماعت کی خدمات کا قدردانی کے الفاظ سے ذکر کیا اور اس امر پر نہایت خوشی کا اظہار کیا کہ حضور پہلی دفعہ کینیڈا تشریف لائے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ہماری یہ روایت ہے کہ ہم کسی کا اعزاز کرنے کے لئے اپنے شہر کی چابی اُسے پیش کرتے ہیں چنانچہ وہ حضور انور کی خدمت میں وان شہر کی چابی پیش کریں گے۔ چنانچہ اپنی تقریر کے بعد انہوں نے حضور انور کو City of Waughan کی چابی پیش کی۔ اس کے ساتھ ہی میئر نے حضور انور کو ایک Plaque پیش کیا جس پر لکھا تھا کہ ہم حضور انور کو وان سٹی کے اعزازی شہری کے طور پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ اس پر فضا نعرہ تکبیر سے گونج اٹھی۔

حضور انور میئر کا شہر کی چابی پیش کرنے اور اعزازی شہری کے طور پر خوش آمدید کہنے پر شکریہ ادا فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ استقبال کے یہ نظارے اور یہ ساری کارروائی دنیا بھر میں MTA پر Live دکھائی گئی۔ اس موقع پر کینیڈین میڈیا کے مقامی ٹیلی ویژن کمپنیاں بھی ان دلفریب تاریخی مناظر کی عکس بندی کر رہی تھیں۔ اس کے بعد حضور انور نماز کی تیاری کے لئے قیام گاہ تشریف لے گئے۔

تھوڑی دیر بعد حضور انور نے مسجد تشریف لا کر 4:30 بجے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اڑھائی ہزار کے قریب افراد نے مسجد کے اندر اور باقی افراد نے مسجد کے مغربی گھاس کے میدان میں نماز ادا کی۔ نماز کی ادائیگی کے لئے جب حضور انور قیامگاہ سے باہر تشریف لائے تو مقامی علاقہ کے ممبر آف پارلیمنٹ Honorable Maurizio Bevilacqua جو Former Minister Financial Institutions ہیں۔ اور Chairman Finance Committee of House of Common رہے ہیں حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے لئے حاضر ہوئے۔ وہ اپنی بعض مجبوریوں کی وجہ سے اس سے پہلے حاضر نہیں ہو سکے تھے۔ وہ حضور انور کی قیامگاہ سے مسجد تک حضور انور کے ساتھ چلتے ہوئے آئے اور حضور انور سے گفتگو کا شرف بھی حاصل کیا۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔ نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لئے حضور انور 9:10 بجے مسجد تشریف لائے۔ مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ نمازیوں کی کثرت کے باعث ایک بڑی تعداد نے پنڈال میں نماز ادا کی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے پیدل چلتے ہوئے پیس ولیج میں مرزا احسن احمد صاحب ابن مرزا انور احمد صاحب (جہاں مرزا حنیف احمد صاحب ٹھہرے ہوئے تھے) کے گھر تشریف لے گئے۔ اس وقت ہلکی ہلکی بارش شروع ہو گئی تھی اس کے باوجود حضور نے پیدل ہی جانے کا فیصلہ فرمایا۔ راستے میں احمدیہ ایوینیو پر واقع تمام گھروں پر چراغاں کا منظر عجیب خوشی کی کیفیت پیدا کرتا تھا۔ مسجد بیت الاسلام، مشن ہاؤس، حضور انور کی رہائش گاہ اور احمدیہ پیس ولیج کے گھر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے جگمگا رہے تھے۔ ایک بڑا ہی دل لبھانے والا منظر تھا۔ حضور انور کا قیام بیت الاسلام سے ملحقہ آباد "احمدیہ دارالامن" (Ahmadiyya Peace Village) میں جماعت کی رہائش گاہ میں ہے۔ اس "گاؤں" میں 350 سے زائد احمدی خاندان آباد ہیں۔ اس کی سڑکوں اور گلیوں کے نام جماعت کے بزرگان اور مشاہیر کے نام پر رکھے گئے ہیں۔ مثلاً احمدیہ ایوینیو، ناصر سٹریٹ، طاہر سٹریٹ، بشیر سٹریٹ، عبدالسلام سٹریٹ، محمود کریسنٹ، نوالدین کورٹ اور ظفراللہ خان کریسنٹ وغیرہ۔

نہایت خوبصورت وسیع و عریض مسجد اور اس کے اردگرد احمدیہ آبادی کو دیکھ کر جو لطف سرور اور دل کو سکون ملتا ہے اس کا اظہار تحریراً نہیں کیا جا سکتا۔

مرزا احسن احمد صاحب کے گھر کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ واپس اپنی رہائش گاہ تشریف لے آئے۔

❁❁❁❁❁

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

نونیت جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈا میں ورود مسعود

دس ہزار سے زائد افراد کی طرف سے اپنے محبوب امام کا والہانہ استقبال

متعدد سیاسی شخصیات کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کا پرتپاک خیر مقدم۔ وان سٹی کے میئر نے حضور انور کی خدمت میں شہر کی چابی پیش کی۔

(حضور انور ایدہ اللہ کے دورہ کینیڈا کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

۲۱ رجون بروز پیر، صبح دس بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کینیڈا کے دورہ پر روانگی کے لئے اپنی رہائشگاہ واقع احاطہ مسجد فضل لندن سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد صبح سے ہی جمع ہونی شروع ہو گئی تھی۔ حضور انور نے ہاتھ ہلا کر سب کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کے بعد ائرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے۔

گیارہ بج کر دس منٹ پر حضور انور ہیتھرو ائرپورٹ کے ٹرمینل نمبر چار پر پہنچے۔ حضور انور کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ وغیرہ کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ ائرپورٹ پر حضور انور کو مکرم سید منصور شاہ صاحب نائب امیر یوکے اور دیگر جماعتی عہدیداران نے الوداع کہا۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ 11;35 بجے حضور انور جہاز میں سوار ہونے کے لئے لاؤنج سے روانہ ہوئے۔ برٹش ائرویز کی فلائٹ BA093 دوپہر بارہ بج کر دس منٹ پر ہیتھرو ائرپورٹ لندن سے ٹورنٹو (کینیڈا) کے لئے روانہ ہوئی۔ سات گھنٹے کی مسلسل فلائٹ کے بعد کینیڈا کے مقامی وقت کے مطابق دوپہر دو بج کر دس منٹ پر جہاز ٹورانٹو کے Pearson انٹرنیشنل ائرپورٹ پر اترا۔ جونہی حضور انور جہاز سے باہر تشریف لائے مکرم نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج کینیڈا نے حضور ایدہ اللہ کا استقبال کیا۔ امیر صاحب کے علاوہ جہاز کے صدر دروازہ پر حکومت کے افسران، جوڈی سگرو (Judy Sgro) فیڈرل منسٹر امیگریشن اینڈ سٹیزن شپ، جم کیری جیانس (Jim Karygiannis) ممبر آف پارلیمنٹ اور پارلیمنٹری سیکرٹری ٹرانسپورٹ نے بھی حضور انور کا استقبال کیا۔ امیگریشن کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد حضور انور تھوڑی دیر کے لئے ائرپورٹ کے VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے جہاں صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ بنت حضرت مصلح موعودؓ باوجود اپنی بیماری کے حضور ایدہ اللہ کے استقبال کے لئے تشریف لائی ہوئی تھیں۔ ان کے ہمراہ ان کی صاحبزادی یاسمین ملک اور داماد مامون ملک اور بچے بھی حاضر تھے۔ اسی طرح مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب وکیل الاشاعت تحریک جدید ربوہ مع بیگم صاحبہ، صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب اور سید طارق احمد صاحب بھی موجود تھے۔ اسی طرح جماعت کینیڈا کی طرف سے حضور انور کے استقبال کے لئے امیر صاحب کینیڈا کے علاوہ خلیفہ عبدالعزیز صاحب نائب امیر اول اور ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری، سیکورٹی کے خدام اور والنٹیئر حاضر تھے۔

وی آئی پی لاؤنج میں حکومت کے نمائندگان میں سے درج ذیل استقبال کے لئے حاضر تھے:

۱۔ آنریبل جوڈی سگرو، منسٹر آف امیگریشن اور سٹیزن شپ جن کا اوپر ذکر آچکا ہے۔

۲۔ جم کیری جیانس۔ ممبر آف پارلیمنٹ، پارلیمنٹری سیکرٹری ٹرانسپورٹ۔

۳۔ آنریبل جو وولپے (Joe Volpe) فیڈرل منسٹر ہیومن ریسورسز (Human Resources)

۴۔ آنریبل جین آگسٹین (JAugustine) فیڈرل منسٹر آف کلچرزم۔

۵۔ آنریبل ماریا مِنّا (Maria Minna) ممبر آف پارلیمنٹ۔ سابق منسٹر انٹرنیشنل کوآپریشن۔

۶۔ آنریبل ڈیوڈ کیپلن (David Kaplan) منسٹر آف انفراسٹرکچر اینڈ ہاؤسنگ۔ جو وزیر اعلیٰ اونٹاریو کی نمائندگی میں تشریف لائے تھے۔

ٹورانٹو ائرپورٹ جس کا سرکاری نام Lester Pearson Airport ہے پیل ریجن (Peel Region) میں واقع ہے۔ اس ریجن کی پولیس کا ایک سینئر آفیسر Mike McMullen بھی حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھا۔ VIP لاؤنج میں حضور انور نے ان سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور انہیں شرف مصافحہ بخشا اور ان سے گفتگو فرمائی اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد حضور انور جماعت کینیڈا کے مرکز بیت الاسلام کے لئے روانہ ہوئے۔ ائرپورٹ پر بھی اور پھر راستے میں بھی RCMP، جو پولیس کا مرکزی ادارہ ہے، کا نمائندہ حضور انور کی مشایعت کے لئے موجود رہا۔ جب قافلہ کی گاڑیاں یارک ریجن (York Region) جس میں بیت الاسلام واقع ہے داخل ہوئیں تو اس ریجن کی دو پولیس کاروں نے قافلہ کو Escort کرنا شروع کیا۔

بیت الاسلام مرکز اور ملحقہ احمدی آبادی دارالامن (Peace Village) کو حضور انور کے استقبال کے لئے دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ مختلف جگہوں پر آرائشی گیٹ تعمیر کر کے ان پر استقبالیہ نعرے درج تھے۔ اِنِّیْ مَعَکَ یَامَسْرُوْر۔ اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّمَرْحَبًا، Welcome to Canada درج تھے۔ صدر دروازہ کی تزئین اور آرائش دیدہ زیب تھی۔

بیت الاسلام مشن ہاؤس سے ملحقہ علاقہ میں ایک بجے سے ہی احباب، خواتین اور بچے جمع ہونے شروع ہو گئے تھے حتی کہ حضور انور کی 3:20 بجے تشریف آوری کے وقت ان کی تعداد دس ہزار سے کہیں تجاوز کر چکی تھی۔ ہر طرف خوشی سے تمتماتے چہرے اپنے پیارے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیتاب تھے۔ بیت الاسلام کے دامن میں شاہراہ احمدیہ ایونیو کا صدر دروازہ بھی خوب سجا ہوا تھا۔

حضور انور کا قافلہ جین سٹریٹ (Jane Street) سے احمدیہ ایونیو میں داخل ہوا تو حضور کی کار پر نظر پڑتے ہی ساری فضا 'السلام علیکم حضور' اور 'نعرہائے تکبیر' سے گونج اٹھی۔ ہزاروں کی تعداد میں احمدی احباب نے اللہ اکبر کے نعروں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور کار سے باہر تشریف لائے تو جماعت کی نمائندگی میں ملک لال خان صاحب نائب امیر دوم، نصیر احمد خان صاحب افسر جلسہ سالانہ، نیشنل سیکرٹری ضیافت، عبدالحلیم طیب صاحب، نیشنل سیکرٹری تربیت اور خالد محمود ملک صاحب صدر پیس ولیج جماعت نے حضور انور کا استقبال کیا اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ اس دوران بچوں نے گلاب کی پتیاں حضور انور کی کار پر برسائیں۔ حضور انور نے احمدیہ ایونیو پر چلنا شروع کیا اور احباب کے سلام اور پرجوش نعروں کا ہاتھ ہلا ہلا کر جواب دیا۔ مختلف راستوں پر احباب جماعت کا ایک ہجوم تھا جو پیارے آقا کے دیدار کے لئے بیتاب تھا۔ حضور انور نے ان تمام راستوں سے گزرتے ہوئے ہاتھ ہلا کر سب کے سلام اور نعروں کا جواب دیا۔ حضور انور کی آمد کے ساتھ ہی MTA CANADA کی طرف سے حضور انور کے استقبال کی Live Transmission شروع ہو گئی۔

احمدیہ ایونیو کی جنوبی جانب تھوڑے تھوڑے فاصلے پر بچے اور بچیاں خوبصورت لباس میں ملبوس کورس کی شکل میں نغمے گا رہے تھے۔ دارالامن کی سڑک Mosque Gate پر پہنچ کر حضور انور بائیں ہاتھ مڑے تو ہزاروں احمدی خواتین اور بچیوں کو منتظر پایا۔ وہ رومال ہلا ہلا کر اور اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے کینیڈا اور جماعت کے جھنڈے لہرا کر حضور انور کا استقبال کر رہی تھیں۔ حضور انور اور بیگم صاحبہ مدظلہا کے ہمراہ ان ہزاروں خواتین کی طرف گئے اور سب کو شرف زیارت بخشا۔ اس دوران بچیاں مترنم آواز میں استقبالیہ نغمے پڑھ رہی تھیں۔ مسجد بیت الاسلام کے مغرب میں واقع وسیع گرین ایریا کا ایک بلاک خواتین کے لئے ریزرو کیا گیا تھا اور اس کے اندر سے گزرتا ہوا ایک لمبا راستہ جھنڈیوں سے بنایا گیا تھا تا کہ اس راستہ پر چلتے ہوئے حضور انور زیادہ سے زیادہ خواتین اور بچیوں کے سامنے سے گزریں اور ان کو شرف زیارت نصیب ہو۔

حضور انور کے استقبال کے لئے ٹورانٹو اور نواحی علاقہ جسے گریٹر ٹورانٹو (GTA) کہا جاتا ہے کی جماعتوں کے علاوہ کینیڈا کی متعدد دوسری جماعتوں، مونٹریال، آٹووا، ونڈسر، سینٹ کیتھرین، ہملٹن اور سسکاٹون سے بھی احباب جماعت کثیر تعداد میں آئے تھے۔

21 رجون کو موسم کی پیشگوئی میں بارش کا امکان بھی ظاہر کیا گیا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے نہایت فضل فرمایا اور حضور انور کے استقبال سے چند گھنٹے پہلے جب ہزارہا افراد بیت الاسلام مشن ہاؤس کے مختلف حصوں میں حضور انور کے استقبال کے لئے انتظار میں کھڑے تھے۔ اس وقت موسم نہایت خوشگوار رہا، ہلکے ہلکے بادل تھے اور خوشگوار ہوا اور نہایت معتدل درجہ حرارت کے

باقی صفحہ (7) پر ملاحظہ فرمائیں

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی اسد محمود بانی
BANI
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
کلکتہ
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

اسلامی جہاد کی حقیقت اور مولوی مودودی صاحب کا ایک اقتباس

((از محمد کریم الدین شاہد ایڈیشنل ناظم وقفِ جدید بیرون قادیان))

خاکسار کی تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۲ء بعنوان ''اسلامی جہاد کی حقیقت'' جو ایک کتابچہ کی شکل میں حیدر آباد سے شائع کی گئی ہے اس میں جماعتِ اسلامی کے سربراہ مولوی ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی کتاب ''الجہاد فی الاسلام'' صفحہ ۱۳۷، ۱۳۸ سے ایک اقتباس نقل کیا گیا ہے جو درج ذیل ہے:-

''......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۳ برس تک عرب کو اسلام کی دعوت دیتے رہے۔ وعظ و نصیحت کا جو مؤثر سے مؤثر انداز ہو سکتا تھا اسے اختیار کیا، مضبوط دلائل دیئے، واضح حجتیں پیش کیں، فصاحت و بلاغت اور زورِ خطابت سے دلوں کو گرمایا، اللہ کی جانب سے محیر العقول معجزے دکھائے۔ اپنے اخلاق اور پاک زندگی سے نیکی کا بہتر نمونہ پیش کیا اور کوئی ذریعہ ایسا نہیں چھوڑا جو حق کے اظہار و اثبات کے لئے مفید ہو سکتا تھا۔ لیکن آپ کی قوم نے آفتاب کی طرح آپ کی صداقت کے روشن ہو جانے کے بعد آپ کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا ......لیکن جب وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد (نعوذ باللہ - ناقل) داعیٔ اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی......تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا زنگ چھوٹنے لگا، طبیعتوں سے فاسد مادے خود بہ خود نکل گئے، روحوں کی کثافتیں دور ہو گئیں اور یہی نہیں کہ آنکھوں سے پردہ ہٹ کر حق کا نور صاف عیاں ہو گیا، بلکہ گردنوں میں وہ سختی اور سروں میں وہ نخوت بھی باقی نہ رہی جو ظہورِ حق کے بعد انسان کو اس کے آگے جھکنے سے باز رکھتی ہے:......عرب کی طرح دوسرے ممالک نے بھی اسلام کو اس سرعت سے قبول کیا کہ ایک صدی کے اندر چوتھائی دنیا مسلمان ہو گئی تو اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا جو دلوں پر پڑے ہوئے تھے۔'' (الجہاد فی الاسلام، صفحہ ۱۳۸، ۱۳۷)

اس اقتباس کے بارے میں حیدر آباد کے کوئی ابو متین ایم اے بی ایڈ نیو ملّے پلی بزعمِ خود بڑا محقق بن کر خاکسار کی تقریر کے کتابچہ کے تعلق سے لکھتے ہیں:-

''اس کو ہمارے ایک دوست نے عاجز کو مولانا مودودی کی حوالہ تحریر کی جانچ کرنے کے لئے دیا۔ ہم نے مذکورہ تحریر اور اس پورے کتابچہ کو پڑھ ڈالا اور اس میں مولانا کی جس تحریر کا حوالہ دیا گیا ہے اس کے لئے مذکورہ کتاب الجہاد فی الاسلام کے مذکورہ صفحات ہی نہیں بلکہ اس کا بہت بڑا حصہ بھی پڑھ ڈالا ہے ظاہر ہے یہاں تو اچھے خاصے دیندار مولانا بھی مولانا پر الزام تراشی کرنے کے لئے آپ کی تحریروں میں کتر بیونت کرتے اور الٹ پھیر کر کے بدنیتی کا ثبوت دیتے رہے ہیں۔ یہاں تو وہ بات بھی نہیں ہے۔ یہ بے چارہ تو اچھے خاصے کے زمرے میں بھی نہیں آتا۔ اسی وجہ سے مولانا کی کتاب کے نام سے تحریر کردہ نقل کا کہیں وجود ہی نہیں ہے۔ اس طرح یہ مسئلہ تو ختم ہو گیا ہے''

آگے چل کر اس نقل کردہ اقتباس کو ''فرضی تحریر'' قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو اخبار ''ہمارا عوام'' حیدر آباد کالم ہماری ڈاک مورخہ 12-7-04)

الجہاد فی الاسلام

اسلامی جہاد کی حقیقت، اُس کی ضرورت و اہمیت اور اُس کے متعلقہ تمام اُصولی مباحث پر مفصّل گفتگو

تالیف

سیّد ابوالاعلیٰ مودودی

شائع کردہ

دفتر رسالہ ''ترجمان القرآن''

ذیلدار پارک' اچھرہ - لاہور (پاکستان)

قیمت غیر مجلد — اٹھ روپیہ

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی کتاب ''الجہاد فی الاسلام'' کے ٹائیٹل پیج کا عکس

یہ تبصرہ پڑھ کر ہمیں حیرت بھی ہوئی اور یقین بھی ہو گیا کہ ابو متین ایم اے بی ایڈ واقعی بے چارے ہیں۔ ان کی علمیت کی پول بھی کھل گئی کہ انہوں نے پتہ نہیں کس کتاب کی ورق گردانی کی ہے اور کس رنگ میں کی ہے یہ تو وہی جانیں۔ اور صاف انکار کر دیا کہ مولانا مودودی کی کتاب میں یہ تحریر ہے ہی نہیں۔ بلکہ یہ تک لکھ دیا کہ یہ ''فرضی تحریر'' ہے۔ اور یہ لکھ کر اپنا پلّا جھاڑ لیا کہ ''اس طرح یہ مسئلہ تو ختم ہو گیا ہے'' جناب! مسئلہ ختم کہاں ہوا، مسئلہ تو اب شروع ہو گیا ہے جس سے ان کے جھوٹ کی قلعی کھل گئی ہے۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ عدمِ علم سے عدمِ شئے لازم نہیں آتی۔ کیونکہ ہم نے مولوی مودودی صاحب کا مذکورہ اقتباس ان کی اصل کتاب الجہاد فی الاسلام ہی سے لیا ہے۔ جو دفتر رسالہ ''ترجمان القرآن'' ذیلدار پارک اچھرہ لاہور (پاکستان) سے شائع شدہ ہے جو اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن 1948 میں تین ہزار کی تعداد میں شائع شدہ ہے اس کے صفحہ 137، 138 میں یہ اقتباس موجود ہے۔

اب دو باتوں میں سے ایک بات تو یقینی ہے کہ یا تو ابو متین ایم اے بی ایڈ عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے صریحاً جھوٹ بول رہے ہیں۔ یا پھر جماعتِ اسلامی کے دانشوروں نے بعد کے شائع ہونے والے ایڈیشنز سے یہ حصہ حذف کر کے یہودیانہ تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔ اور اخبار ''ہمارا عوام'' میں ایسی جھوٹی بات شائع کر کے واقعۃً عوام کو گمراہ کیا گیا ہے۔ اور خصوصاً جب جماعتِ احمدیہ کے تعلق سے بات کرنی ہو تو کیا علماءِ سُوء اور کیا اُن کے چیلے جھوٹ بولنا اور عوام کو گمراہ کرنا کارِ ثواب جانتے ہیں۔ لہٰذا ابو متین صاحب کو چاہئے کہ اخلاقی جرأت دکھاتے ہوئے اپنی غلطی کا اعتراف کریں اور اپنے الفاظ واپس لیں کہ بغیر تحقیق آنکھیں بند کر کے انہوں نے عوام کو گمراہ کیا ہے۔ اور جس دوست نے ابو متین صاحب کو ایک محقق سمجھ کر تحریر کی جانچ کے لئے کتابچہ سپرد کیا تھا وہ سوچیں کہ کیسے ''محققین'' اور ''دانشوروں'' سے ان کا پالا پڑا ہے کہ ایک چھوٹے سے اقتباس کی جانچ میں ان کا یہ حال ہے تو پھر بڑی تحقیق میں ان پر کیا اعتبار کیا جا سکتا ہے!؟

عوام کے علم کے لئے ہم اصل کتاب کے ٹائیٹل پیج اور مذکورہ اقتباس کے عکس شائع کر رہے ہیں۔

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اس اقتباس سے انکار کرنے کے بعد ابو متین صاحب لکھتے ہیں:-

''کتابچہ کے مطالعہ کے بعد ذہن و فکر میں جو ہلچل مچ گئی ہے اس کا کچھ تو ازالہ ہونا چاہئے۔ حالانکہ یہ اظہار کوئی کارِ خیر کی حیثیت سے نہیں کیا جا رہا ہے بلکہ بے کار وقت کے مصرف کے طور پر انجام دیا جا رہا ہے''۔

اس سے تو اندازہ ہوتا ہے کہ قرآن و حدیث سے مدلّل طور پر جن امور کو اسلامی جہاد کی حقیقت کے طور پر پیش کیا گیا ہے اس سے نہ صرف ابو متین جیسے افراد بلکہ ہر مسلمان کے ذہن و فکر میں ضرور ایک ہلچل پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن ساتھ ہی متکبرانہ انداز میں وہ لکھتے ہیں کہ ان کا یہ اظہار کارِ خیر نہیں بلکہ صرف بے کار وقت کا مصرف ہے۔ گویا اپنے کئے کرائے پر پانی پھیر لیا۔

تبصرہ نگار نے قرآن و حدیث سے بیان شدہ ہمارے مدلّل بیان کو ''جہاد کی حقیقت کو نئے معنی پہنانے کا شوق'' قرار دیا ہے۔ اور آگے اپنی بے چارگی کا اظہار اس طرح کیا ہے کہ:-

''غلام احمد کے ''جہاد ملتوی'' ہونے کی بات پر ہمیں کچھ کہنا ہے اور نہ دورِ جدید کے مسلم دہشت گردوں کو جہادی قرار دینے والوں کے نام معلوم کرنا ہے اس کے علاوہ مغالطہ دینے اور مبالغہ آرائی کرنے کی کوششوں پر بھی کوئی اظہارِ خیال کرنا نہیں ہے۔ البتہ یہ بتانا ضروری ہے کہ جہاد ملتوی ہے اور نہ قرآن کا کوئی دوسرا حکم کبھی ملتوی ہو سکتا ہے''

گویا وہ یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ ہم نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تنسیخ جہاد کا

الزام لگانے والے علماء کی تردید کرتے ہوئے جو یہ بیان کیا ہے:-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرعی جہاد کو ہرگز منسوخ نہیں کیا بلکہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ چوں کہ اس وقت جہاد بالسیف کی شرائط پوری نہیں ہو رہیں اور ہمیں مذہبی آزادی حاصل ہے اس لئے اب اور اس وقت جہاد ملتوی ہے یعنی Postponed ہے"۔

ان کے نزدیک اس میں جہاد کو ملتوی قرار دینا گویا قرآنی حکم کو ملتوی قرار دینا ہے جبکہ یہاں پر جہاد بالسیف یعنی تلوار کے جہاد کی بات کی جا رہی ہے جو چند شرائط سے مشروط ہے۔ جب بھی یہ شرائط پوری ہوں گی جہاد بالسیف بھی واجب ہو جائے گا۔ اور جب تک شرائط پوری نہ ہوں تب تک ظاہری طور پر اس پر عملدرآمد نہ ہوگا۔ جب ظاہراً عملدرآمد نہ ہو رہا ہو تو اسی کو التواء کہا جاتا ہے اگر یہ بات ابومتین صاحب کو سمجھ نہیں آ رہی تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے؟

باقی رہا جہاد کی دوسری اقسام یعنی تبلیغ و اشاعت اور اقامتِ دین یعنی تربیت و تزکیۂ نفس کا جہاد یہ تو کبھی ملتوی نہیں ہوتا۔ تبصرہ نگار نے یہاں بھی عوام کو مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔ لیکن کتنی عجیب بات ہے کہ اگلی ہی سطر میں وہ ہماری ہمنوائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"جہاں تک جہاد کا تعلق ہے وہ دراصل موقع و محل اور ضرورت کے مطابق دینِ حق کو قائم کرنے کی جدوجہد کرتے رہنا جہاد ہے اور کن ذرائع و وسائل کو کب کام میں لانا چاہئے اس کا فیصلہ بھی اہل ایمان ہی کریں گے"۔

یہی تو ہماری تقریر کا خلاصہ اور لُبِّ لباب ہے کہ علمائے اسلام اور عامۃ المسلمین کے نزدیک جہاد کا جو غلط مفہوم راسخ ہو گیا ہے وہ جہاد بالسیف کا ہے جو چند شرائط سے مشروط ہے۔ لیکن جماعتِ احمدیہ کے نزدیک تبلیغ و اقامتِ دین لگاتار جاری رہنے والا جہاد ہے۔ چنانچہ ہماری تقریر کے آخر میں صفحہ ۱۵ پر یہی درج ہے کہ:-

"پس اسلامی جہاد کی حقیقت یہی ہے کہ جہادِ اکبر اور جہادِ کبیر تبلیغ و اقامتِ دین ہے اور جہادِ اصغر تلوار کی لڑائی ہے۔ جماعتِ احمدیہ کے دورِ اوّل یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی مندرجہ بخاری شریف يَضَعُ الْحَرْبَ کے مطابق جماعتِ احمدیہ کے لئے جہادِ کبیر یعنی اقامت و اشاعت اسلام و اصلاح عمل مقدر تھا سو جماعتِ احمدیہ نے یہ جہاد اکبر اس شان سے کیا کہ اس وقت روئے زمین پر کسی اور جماعت میں اس کی مثال نہیں مل سکتی"۔

ہمارے مخالفین کی یہ مجبوری ہے کہ وہ ہمارے مؤقف کی راست تائید کرنے کی بجائے گھما پھرا کر بات کرتے ہیں تاکہ غیر احمدی معاشرہ میں ان کو قادیانی نواز نہ کہا جائے۔ بہرحال ہمیں اس بات کا دُکھ اور افسوس ہے کہ ابومتین صاحب نے مولوی مودودی صاحب کے حوالۂ تحریر سے صاف انکار کرکے دروغ گوئی سے کام لیا ہے اور عوام کو دھوکا دیا ہے اور ہمیں خوشی اس بات کی ہے کہ ہماری تقریر پڑھ کر ان کے ذہن و فکر میں ایک ہلچل مچ گئی اور آخر اسلامی جہاد کی حقیقت جو ہم نے قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کی ہے اس کی ہمنوائی کرنے پر وہ مجبور ہو گئے۔ جیسا کہ اوپر کے اقتباس سے ظاہر ہے۔

وماعلینا الا البلاغ المبین

✿✿✿✿

الجہاد فی الاسلام ۱۳۷ اشاعت اسلام اور تلوار

عملی زندگی کو امر و نواہی کی بندشوں میں کسنا چاہتا ہے، اس لئے اس کا کام صرف پند و موعظت ہی سے نہیں چل سکتا بلکہ اسے زبان کے ساتھ زورِ سنان سے بھی کام لینا پڑتا ہے۔ اس کے عقائد سے سرکش انسان کو اتنا بُعد نہیں ہے جتنا اس کے قوانین کی پابندی سے انکار ہے۔ وہ چوری کرنا چاہتا ہے اور اسلام اسے ہاتھ کاٹنے کی دھمکی دیتا ہے۔ وہ زنا کرنا چاہتا ہے اور اسلام اسے کوڑوں کی مار کا حکم سناتا ہے۔ وہ سود کھانا چاہتا ہے اور اسلام اس کو اللہ اور رسول سے جنگ کا چیلنج دیتا ہے۔ وہ حرام و حلال کی قیود سے نکل کر نفس کے مطالبات پورے کرنا چاہتا ہے اور اسلام ان قیود سے باہر نفس کے کسی حکم کی پیروی نہیں کرنے دیتا۔ اس لئے نفس پرست انسان کی طبیعت اس سے متنفر ہوتی ہے اور اس کے آئینۂ قلب پر گناہ گاری کا ایسا زنگ چڑھ جاتا ہے کہ اس میں صداقتِ اسلام کے نور کو قبول کرنے کی صلاحیت ہی باقی نہیں رہتی۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برسوں اہل عرب کو اسلام کی دعوت دیتے رہے، وعظ و تلقین کا جو مؤثر سے مؤثر انداز ہو سکتا تھا اسے اختیار کیا، مضبوط دلائل، میٹھی واضح حجتیں پیش کیں، فصاحت و بلاغت اور زورِ خطابت سے دلوں کو گرمایا، اللہ کی جانب سے محیر العقول معجزے دکھلائے، اپنے اخلاق اور اپنی پاک زندگی سے نیکی کا بہترین نمونہ پیش کیا، اور کوئی ذریعہ ایسا نہ چھوڑا جو حق کے اظہار و اثبات کے لئے مفید ہو سکتا تھا، لیکن آپ کی قوم نے آفتاب کی طرح آپ کی صداقت کے روشن ہو جانے کے باوجود آپ کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حق ان کے سامنے خوب ظاہر ہو چکا تھا۔ انہوں نے برائی العین دیکھ لیا تھا کہ جس راستہ کی طرف ان کا ہادی انہیں بلا رہا ہے وہ سیدھی راہ ہے۔ اس کے باوجود صرف یہ چیز انہیں اس راہ کو اختیار کرنے سے روک رہی تھی کہ جن لذتوں کو چھوڑنا انہیں ناگوار تھا ہو کافرانہ بے قید زندگی میں انہیں حاصل تھیں۔ لیکن جب وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعی اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی اور الکل ماثرۃ او دم ... ہیں کے تحت تمام ...

...

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی کتاب "الجہاد فی الاسلام" کے صفحہ 137 کا عکس

الجہاد فی الاسلام ۱۳۸ اشاعت اسلام اور تلوار

موروثی امتیازات کو ختم کر دیا، غربت و افتقار کے تمام رسمی بتوں کو توڑ دیا، ملک میں ایک منظم اور منضبط حکومت قائم کر دی، اخلاقی قوانین کو بزور نافذ کرکے اس بدکاری و گناہگاری کی آزادی کو سلب کر لیا جس کی لذتیں ان کو مدہوش کئے ہوئے تھیں، اور وہ پُرامن فضا پیدا کر دی جو اخلاقی فضائل اور انسانی محاسن کے نشوونما کے لئے ہمیشہ ضروری ہوا کرتی ہے، تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا زنگ چھوٹنے لگا، طبیعتوں سے فاسد مادے خود بخود نکل گئے، روحوں کی کثافتیں دور ہو گئیں، اور صرف یہی نہیں کہ آنکھوں سے پردہ ہٹ کر حق کا نور صاف عیاں ہو گیا، بلکہ گردنوں میں وہ سختی اور سروں میں وہ نخوت بھی باقی نہیں رہی جو ظہورِ حق کے بعد انسان کو اس کے آگے جھکنے سے باز رکھتی ہے۔

"عرب کی طرح دوسرے ممالک نے بھی جو اسلام کو اس سرعت سے قبول کیا کہ ایک صدی کے اندر ربع دنیا مسلمان ہو گئی، تو اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا جو دلوں پر پڑے ہوئے تھے۔ اس فضا کو صاف کر دیا جس کے اندر کوئی اخلاقی تعلیم پنپ نہیں سکتی، ان حکومتوں کے تختے الٹ دیئے جو حق کی دشمن اور باطل کی پشت پناہ تھیں، ان بدکاریوں کا استیصال کر دیا جو دلوں کو نیکی و پرہیزگاری سے دور رکھتی ہیں، ان عادلانہ اخلاقی قوانین کو نافذ کیا جو آدمی کو حیوانیت کے درجہ سے نکال کر انسان بنا دیتے ہیں، اور پھر اسلام کو عملی پیکر بنا کر پیش کرکے دنیا پر ثابت کر دیا کہ انسان کی اخلاقی، مادی اور روحانی ترقی کے لئے اس سے بہتر کوئی اور دستورِ عمل نہیں ہو سکتا۔ پس جس طرح یہ کہنا غلط ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے لوگوں کو مسلمان بناتا ہے، اسی طرح یہ کہنا بھی غلط ہے کہ اسلام کی اشاعت میں تلوار کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ حقیقت ان دونوں کے درمیان ہے اور وہ یہ ہے کہ اسلام کی اشاعت میں تبلیغ اور تلوار دونوں کا حصہ ہے۔ جس طرح ہر تہذیب کے قیام میں ہوتا ہے۔ تبلیغ کا کام تخم ریزی ہے اور تلوار کا کام ...

... حاشیہ ... خاندان ... اور ... پر قوقو ... میرے ان ... کے ... اب کوئی موقع نہیں۔

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی کتاب "الجہاد فی الاسلام" کے صفحہ 138 کا عکس

113واں جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ 26-27-28 دسمبر 2004 کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 113ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2004ء (بروز اتوار، سوموار، منگل) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ **مجلس مشاورت**:: اسی طرح جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 16ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ 29 دسمبر 2004 کو منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اور للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کرکے تیاری شروع کر دیں اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

ہندو مذہب ـــــ ایک تعارف

ـــــــ((شیخ مجاہد احمد بنارس))ـــــــ

کسی مذہب کو لوگوں کے سامنے پیش کرنے کے تین طریقے ہیں۔

۱-مذہب پر اعتراض کرنے کے لئے اس کی صورت مسخ کردی جائے۔

۲-مذہب کو اس کے اصل مأخذ سے جوں کا توں پیش کر دیا جائے قطع نظر اس کے کہ موجودہ دور میں اس کی کیا حالت ہے۔

۳-کسی مذہب کے بہترین محقق جس انداز میں اسے پیش کرتے ہیں اسی انداز میں اسے سامنے رکھ دیا جائے۔

خاکسار نے اس مضمون میں تیسرا اور پھر دوسرا طریق اختیار کیا ہے پہلی صورت سے نہ صرف یہ کہ اجتناب کیا ہے بلکہ تنقید کی زبان بند رکھتے ہوئے ہندومت کی وہ بہتر سے بہتر صورت پیش کرنے کی کوشش کی ہے جو اس کے بہترین محقق و شارح پیش کرتے ہیں۔

لفظ ہندو اور اس کے معنی::

آج روئے زمین پر تقریباً چالیس کروڑ لوگ اپنے آپ کو ہندومت کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ لیکن آپ کو یہ جان کر حیرانی ہوگی کہ بذات خود ''ہندو'' کسی بھی مذہبی کتب ہنود میں استعمال نہیں ہوا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ لفظ ہندو شروع میں مذہبی نام نہ ہو کر ایک جغرافیائی نام تھا۔ دریائے ''انڈ'' یا ''سندھ'' کے کنارے جو لوگ آباد تھے ان کو بلا امتیاز و تفریق ہندو کہا جاتا تھا اور اس بات میں کوئی حیرانی کا معاملہ نہیں ہے کہ کیونکر دریا کے نام پر ایک ملک کا نام پڑ گیا۔ پرانے زمانے میں بھی اور آج کے اس دور میں بھی دریا کے نام پر جگہ کے نام موجود ہیں۔

موجودہ عراق پرانے وقت میں ''میسوپوٹامیا'' کہلاتا تھا جس کے لفظی معنیٰ دو دریاؤں کے درمیان کا علاقہ کے ہیں۔ خود صوبہ پنجاب کے معنیٰ پانچ ندیوں کی سرزمین کے ہیں جس طرح پنجاب کا رہنے والا ہر ایک پنجابی ہے اسی طرح دریائے سندھ کے قرب و جوار میں رہنے والے سندھی ہوئے۔ کچھ غیر ملکیوں نے سب سے اول سندھ کو بطور ہند استعمال کیا پھر اسی سے لفظ ہندو بنا۔ اس بات کا اقرار خود بڑے بڑے ہندو پنڈت کرتے ہیں۔ نمونۃً چند ایک حوالے درج ہیں۔

"Let us see wherefrom this term has come in the most ancient books of the Aryans, river Indu has been called by two name i.e "Sindhu" and "Indu". The people of the most civilized country neihgbouring India namely Iran or Persia did not have the letter "S" in the alphabat of their ancient language called Pahlavi. Consequently they pronounced "Sindhu" as Hindu.

(Out line of Indian civilization Page.4)

ترجمہ:: آیئے دیکھیں یہ (لفظ ہندو) کس مصدر سے مشتق ہے۔ آریوں کی پرانی کتب میں دریائے (اندو) کو دو ناموں سے پکارا جاتا تھا ''سندھو'' اور ''اندو'' انڈیا کے پڑوسی تہذیب یافتہ ممالک خصوصاً ایران یا پرسیا کے لوگ اپنی پرانی زبان پہلوی میں لفظ ''س'' کا اخراج نہیں کر سکتے تھے۔ حقیقتاً انہوں نے سندھو کو ہندو کا نام دیا۔

بھارت کے پہلے صدر جمہوریہ ایس رادھا کرشنن جو ہندومت کے ایک بہت بڑے مفکر تسلیم کئے جاتے ہیں لکھتے ہیں:-

The root of the term Hindu is geographical. Ancient Persians developed this term from the word Sindu.

(The Hindu view of life; P13)

ترجمہ:: ہندو لفظ کا مصدر جغرافیائی ہے۔ پرانے پارس کے لوگوں (موجودہ ایران) نے یہ مشتق لفظ سندھو سے بنایا۔

ہندومت کیا ہے؟

ہندومت کیا ہے؟ اس سوال کا جواب دینا انتہائی مشکل ہے یہ نہ تو کوئی ایسی مقدس کتاب ہے جسے تمام ہندو فرقے اپنے مذہب کا منبع و مأخذ مانتے ہوں اور نہ کسی مذہبی پیشوا کا نام ہے جسے سارے ہندو بطور رہبر تسلیم کرتے ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ ہندومت میں بظاہر متضاد باتیں بہ یک وقت ساتھ ساتھ جاری ہیں۔ جہاں ساکار ایشور بھکتی بھی ہے وہاں نراکار کی تعلیم بھی ہے۔ جہاں ایک طرف بعض ہندو فرقے شری رام چندر جی کی تعظیم کرتے ہیں وہاں دوسری طرف راون کی پوجا کا بھی رواج ہے۔

جان کلارک آرچر کے مطابق:

ہندومت کا کوئی بانی نہیں ہے جس نے کوئی بنیادی پیغام دیا ہو، نہ زرتشت، عیسیٰ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرح کوئی رہنما۔ ہندوؤں میں کنفیوشش کی طرح کا کوئی شخص بھی نہیں ہے جو طول و طویل مورثی روایات کو پوری طرح مرتب کر دینے والا ہو......ایک مفہوم میں ہندومت کا بانی ایک انبوہ ہے جس کی شخصیتیں تاریکی میں ہیں''

(The great religions of the modren world P.44)

یہ ایک غیر ہندو کا تبصرہ ہے، جس پر ممکن ہے تعصب کا شبہ کیا جائے اس لئے آیئے ہم ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم محبوب رہنما پنڈت جواہر لال نہرو کے الفاظ پر نظر ڈالیں:

پنڈت جواہر لعل نہرو کے مطابق:

''ہندومت ایک عقیدہ و مذہب کی حیثیت سے مبہم غیر مرتب اور بہت سے پہلو رکھنے والا ہے، وہ تمام انسانوں کے لئے سب طرح کی چیز ہے، اس کی تعریف بیان کرنا یا مذہب کے عام مفہوم کے اعتبار سے معین طور پر کہنا کہ وہ مذہب ہے یا نہیں مشکل ہی سے ممکن ہے۔ وہ اپنی موجودہ شکل میں اور ماضی میں بھی بہت سے معتقدات و اعمال پر مشتمل ہے، بلند ترین سے لیکر پست ترین تک بسا اوقات ایک دوسرے سے متضاد و متصادم''

(The discovery of India P.3)

مہاتما گاندھی کے مطابق:

''یہ ہندو مذہب کی خوش قسمتی یا بدقسمتی ہے کہ اس کا کوئی سرکاری عقیدہ نہیں ہے ـــــ اگر مجھ سے ہندو عقیدہ کی تعریف پوچھی جائے تو میں سادہ لفظوں میں کہوں گا، غیر متشددانہ ذرائع سے حق کی تلاش، ایک شخص خدا پر اعتقاد نہ رکھتے ہوئے بھی اپنے آپ کو ہندو کہہ سکتا ہے۔ ہندومت حق کی پرزور تلاش و جستجو کا نام ہے...... (ہندو دھرم صفحہ۴)

یہ گاندھی جی کی رائے ہے ڈاکٹر رادھا کرشنن صدر جمہوریہ ہند جو ہندومت کے بلند پایہ محقق تسلیم کئے جاتے ہیں فرماتے ہیں:

ڈاکٹر رادھا کرشنن کے مطابق:

''ہندومت کی بنیاد کسی نسلی عامل پر نہیں ہے، یہ فکر اور جذبات کی ایک وراثت ہے جس میں ہر نسل و قوم نے خصوصی حصہ ادا کیا ہے ـــــ موجودہ ہندومت کے بہت سے چہرے (دیوتا) انتہائی قدیم ذرائع سے ماخوذ ہیں''

(Eastern religions and western thought P.306)

مندرجہ بالا تمام اقتباسات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ہندو مذہب کی تخلیق میں بے شمار افراد، قوموں تہذیبوں اور مذاہب کا ہاتھ ہے۔ بقول ڈاکٹر سکوتی چٹ پادھیائے:-

In fact what we call Hindu religion today is a complex ...many streams have come from many direction.

(Prograssive development of sri Radha in philosphy & leterature P.16)

ہندو مذہب نے پوری رواداری کے ساتھ مختلف مذاہب کے معتقدات و اعمال کو جذب کر لیا ہے اور اس کے نتیجہ میں وہ دنیا جہان کے مختلف و متضاد مذہبی خیالات کا مجموعہ یا معجون مرکب بن گیا ہے۔

اسی حقیقت کی طرف ہندو مذہب کے بلند پایہ محقق سوامی وویکانند اپنے مقالے ''ہندو مذہب ایک یونیورسل ریلجن'' کے آغاز میں فرماتے ہیں:-

ویدانت کی اونچی روحانی پروازوں سے لیکر ......سائنس کی تازہ ترین تحقیقات تک ان کی صدائے بازگشت محسوس ہوتی ہے ...... بھانت بھانت کی دیو مالائیت کے ساتھ بت پرستی کے پست تصورات تک، بدھوں کی لا ادریت اور جینیوں کا الحاد ان میں سے ہر ایک اور سب ہندو مذہب میں ایک مقام رکھتے ہیں''۔ (صفحہ 1)

سوامی وویکانند کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہندو مذہب میں ہر طرح کی چیز موجود ہے۔ ویدانت کی بلند پایہ روحانی اور سائنٹفک تحقیقات بھی اور بت پرستی کے پست تصورات اور دیوی دیوتاؤں کے بعید از عقل قصے کہانیاں بھی۔ ایسے فرقے بھی جو ایک یا ایک سے زائد خداؤں کو مانتے ہیں اور ایسے فرقے بھی جو خدا کے منکر ہیں یا کم از کم اس کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں۔

مختصر یہ کہ ہندو مذہب کی تعریف ان کے عقائد و مذاہب کی رُو سے کرنا اور لفظ ہندو کی لغوی تحقیق سے اس مذہب کی حقیقت معلوم کرنا بہت مشکل کام ہے۔ ❁

اعلان نکاح

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ ۱۹-۳-۰۴ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک قادیان میں محترم برادرم ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب E.N.T. ابن مکرم عبدالرزاق صاحب مرحوم کا نکاح ہمراہ محترمہ فوزیہ عارفہ صاحبہ بنت مکرم مرزا محمد اقبال صاحب درویش بعوض حق مہر مبلغ ایک لاکھ روپے پڑھا قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت کرے۔ آمین۔

(ظہیر احمد خادم قادیان)

شورت میں انصاراللہ کا تربیتی اجلاس

۹-۵-۰۴ کو مجلس انصاراللہ شورت کا ایک اجلاس مسجد شریف میں بوقت شام ۶ بجے ہوا اجلاس کی کارروائی قرآن پاک کی تلاوت سے شروع ہوئی جو محترم مولوی عبدالسلام انور (راتھر) نے کی۔اس کے بعد زعیم صاحب نے عہد دہرایا اور چند نصائح بھی کیں۔اس کے بعد خاکسار نے مجلس انصاراللہ کیلئے ہدایات پڑھ کر سنائیں اور جملہ عہدیداران کو بخوبی اپنا فریضہ لگن اور جوش کے ساتھ سرانجام دینے کی استدعاء کی۔نیز اعانت ایوان انصاراللہ کی ادائیگی کی تاکید کی گئی۔(ماسٹر نذیر احمد عادل منتظم عمومی)

بنگلور میں خدام الاحمدیہ کا تربیتی اجلاس

مورخہ 20.6.04 کو صبح آٹھ بجے مسجد احمدیہ بنگلور میں خدام الاحمدیہ بنگلور کے زیر اہتمام وقار عمل رکھا گیا جس میں مسجد اور صحن کی صفائی کی گئی پودے بھی لگائے گئے کثیر خدام واطفال نے شرکت کی۔وقار عمل کے بعد مجلس عاملہ کی میٹنگ ہوئی جس میں محترم ناظم انصاراللہ کرناٹک نے خدام کو نصائح کیں۔محترم مولوی محمد کلیم خان صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا اور ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔(قاعد مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور)

قادیان میں لجنہ کی پندرہ روزہ تعلیم القرآن تربیتی کلاسز

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی مرکز قادیان میں لجنہ اماء اللہ قادیان کے زیر اہتمام پندرہ روزہ تعلیم القرآن تربیتی کلاسز مورخہ 11.5.04 تا 25.5.04 بیت النصرت لائبریری میں ساڑھے پانچ بجے تا سات بجے شام لگانے کا اہتمام کیا گیا۔الحمدللہ مکرمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ غوری صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نے مورخہ 10.5.04 کو تربیتی جلسہ میں تعلیم القرآن تربیتی کلاسز کا افتتاح کیا۔اگلے دن ممبرات کو نصاب بتایا گیا عہدیداران پوری ذمہ داری کے ساتھ کلاسز میں آتی رہیں ان کلاسز میں نماز باجماعت کا انتظام بھی کیا گیا۔مورخہ 11 اور 12 مئی کو مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب نے اشتہار منارۃ المسیح کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی 15 مئی کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی 27.12.91 کی لجنہ سے خطاب کیسٹ سنائی گئی۔16 مئی کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی 27.7.03 کی کیسٹ خطاب مستورات بر موقع جلسہ سالانہ برطانیہ سنائی گئی 22 مئی کو مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم نے بعنوان ”موجودہ دور میں بڑھتی ہوئی برائیوں کو دور کرنے کیلئے احمدی خواتین کا کردار“ تقریر کی۔تربیتی کلاسز کیلئے محترمہ شمیم بیگم صاحبہ سوز محترمہ نصرت بیگم صاحبہ بدر سابقہ صدر لجنہ قادیان محترمہ بشریٰ صادقہ صاحبہ چیمہ محترمہ بشریٰ پاشا صاحبہ محترمہ طلعت بشیر صاحبہ۔محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ خادم۔محترمہ طیبہ ملک صاحبہ محترمہ امۃ الحی صاحبہ فاروق۔محترمہ امۃ النصیر منصورہ صاحبہ۔محترمہ امۃ العزیز صاحبہ۔محترمہ شمیم اختر صاحبہ گیانی۔محترمہ امۃ الحلیم صاحبہ۔محترمہ صغیر النساء صاحبہ محترمہ فرخندہ نیر صاحبہ۔محترمہ آمنہ طیبہ صاحبہ نے خصوصی تعاون دیا۔6 ممبرات نومبائعین باقاعدہ کلاس میں شامل ہوتی رہیں۔

کلاسز کے اختتام پر کلوجمیعا بھی رکھا گیا۔30 مئی کو تحریری امتحان لیا گیا 5 جولائی کو جلسہ یوم امہات کیا گیا۔

قادیان میں لجنہ اماءاللہ نومبائعین حلقہ نور کی تربیتی کلاس

مورخہ تین اپریل سے 24 اپریل تک بیس دن نومبائعین کی کلاس گیسٹ ہاؤس کے قریب ایک نومبائع بہن کے گھر میں ہی لگائی گئی صبح دس بجے سے بارہ بجے تک یہ کلاس لگتی رہی۔کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا بعدہ احادیث کا درس اور راہ ایمان کتاب کا درس دیا جاتا رہا اور اُس کے بعد ممبرات کو مقررہ دینی نصاب پڑھایا جاتا تھا گیارہ ممبرات پڑھنے آتی رہیں۔ (ذکیہ بشیر صدر لجنہ قادیان)

اطفال الاحمدیہ کوریل کشمیر کی مساعی

ماہ مئی میں مجلس کو دو حلقوں میں ایک تربیتی اجلاس کیا گیا یہ اجلاس محترم سید عبدالمجید صاحب کی زیر صدارت عزیز لئیق احمد وگے کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا عزیز آصف مرتضیٰ اعجاز اور عزیز عامر حسین نے نظمیں پیش کیں جبکہ عزیز یحییٰ رسول ڈار اور عزیز لئیق احمد نایک نے علی الترتیب سیرت رسول صلعم اور برکات خلافت کے موضوعات پر تقاریر کی۔

<u>شعبہ وقار عمل</u>::: اطفال کے دو اجتماعی وقار عمل ہوئے۔دوران ماہ ایک کوئیز مقابلے کا اہتمام کیا گیا اس سلسلہ میں مورخہ 15 مئی سے 22 مئی تک اطفال کی ایک کلاس بعد نماز مغرب تا عشاء خاکسار کی زیر نگرانی لگی جس میں اطفال کو سیرت سے متعلق چند اہم سوالات سکھائے گئے اس کوئیز پروگرام میں چار ٹیمیں شامل تھیں لقاقت گروپ نے پہلی پوزیشن حاصل کی جبکہ رفاقت گروپ نے دوسری پوزیشن حاصل کی مقابلے کے بعد بچوں کی حوصلہ افزائی کیلئے کچھ انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو شرف قبولیت بخشے آمین۔

(سید عبدالشکور ناظم اطفال کوریل کشمیر)

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بھارت کی مختلف جماعتوں نے میلاد النبیؐ کے مبارک موقعہ کی مناسبت سے نہایت شان اور احترام سے جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ منعقد کئے جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعت ومدح پیش کی گئی اور آپ کی سیرۃ کے مختلف پہلو بیان کئے گئے۔تلاوت قرآن مجید اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام سے جلسوں کا آغاز ہوا اور اجتماعی دُعا کے ساتھ اختتام ہوا۔کثیر تعداد میں مرد وزن نے شرکت کی۔تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت بدر کو بھجوائی گئی ہیں جو تنگی صفحات کے پیش نظر نہایت اختصار سے شائع کی جارہی ہیں۔(ادارہ)

ڈڑے والی پنجاب :: بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ ڈڑے والی جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا جس میں تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر اُستاد دین صاحب عزیزم عبد اللہ خان اور بدرالدین صاحب قائد مجلس نے سیرت آنحضرت ﷺ کے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔اطفال میں عزیزم رفیق خان اور پرویز خان اور رستم خان اور انور خان اور امیر خان نے نظمیں پڑھیں۔خاکسار نے ساری دنیا میں اسلام کی ترقی کا ذکر اور امن بخش تعلیمات کا تفصیلی ذکر کیا اور اجتماعی دُعا کروائی بعد دُعا احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی اس موقعہ پر احباب کے کھانے کا انتظام بھی کیا گیا جس میں نومبائعین کے علاوہ غیر مسلم قریباً 300 افراد نے کھانا کھایا۔ (شفیع احمد غوری معلم سلسلہ سنٹر ڈڑے والی)

۱-لجنہ اماءاللہ وناصراالاحمدیہ کیندراپاڑہ (اُڑیسہ): محترمہ شہناز نسرین صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ کیندراپاڑہ تحریر کرتی ہیں کہ لجنہ وناصرات کیندراپاڑہ نے یوم میلادالنبی کے موقعہ پر جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا۔جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد نظمیں وتقاریر پیش کی گئیں۔

۲-لجنہ اماءاللہ وناصرات الاحمدیہ بنارس: محترمہ کائنات ثمر صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ بنارس تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۳ مئی ۲۰۰۴ء کو لجنہ وناصرات بنارس نے جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کرکے تلاوت قرآن کریم احادیث نعت اور تقریریں پڑھیں۔اس جلسہ میں ۱۰ غیر از جماعت بہنوں نے بھی شرکت کی۔

۳-لجنہ اماءاللہ وناصرات الاحمدیہ محی الدین پور: محترمہ حشمت سلطانہ صاحبہ صدر لجنہ محی الدین پور تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۵-۴-۰۴ کو لجنہ وناصرات محی الدین پور نے جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کرکے تلاوت قرآن کریم احادیث عہدنامہ کے بعد نظمیں وتقاریر پیش کیں۔

۴-لجنہ اماءاللہ وناصرات الاحمدیہ پنکال: محترمہ نعیمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ پنکال تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۳-۵-۰۴ کو لجنہ وناصرات پنکال نے جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کرکے تلاوت قرآن کریم کے بعد ۱۱ تقاریر اور ۸ نظمیں پڑھیں۔

خانپور میں تربیتی اجلاس

مورخہ ۲۵-۴-۰۴ کو مسجد احمدیہ خانپور ملکی میں بعد نماز مغرب وعشاء تربیتی اجلاس ہوا۔جس کی صدارت مکرم انور حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ خانپور ملکی نے کی۔مکرم ہارون رشید صاحب معلم وقف جدید کی تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کا آغاز ہوا۔اس اجلاس میں عزیز ذکی انور دانش، عزیز ثاقب انوار، اور مکرم وحید احمد بٹی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔اور مکرم سیّد اقبال احمد صاحب، مکرم مبشر عالم صاحب راجہ، مکرم ہارون رشید صاحب معلم وقف جدید بیرون اور خاکسار نے مختلف تربیتی موضوعات پہ تقریر کی۔آخر میں محترم صدر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔(مبین اختر سیکرٹری اصلاح وارشاد خانپور ملکی)

سالانہ لوکل اجتماع ناصرات الاحمدیہ شموگہ

محترمہ سیدہ ہاجرہ منصورہ صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۱۳-۴-۰۴ کو ناصرات الاحمدیہ شموگہ نے سالانہ لوکل اجتماع منعقد کیا۔جس میں مختلف علمی مقابلہ جات لجنہ وناصرات ہوئے۔اجلاس کے آخر میں تمام معیاروں میں حصہ لے کر پوزیشن لینے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

سالانہ لوکل اجتماع لجنہ اماءاللہ شموگہ

محترمہ فوزیہ مبینہ صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۱۱-۴-۰۴ کو لجنہ اماءاللہ شموگہ نے سالانہ لوکل اجتماع منعقد کیا۔جس میں مختلف علمی مقابلہ جات ہوئے۔جلسہ کے آخر میں پوزیشن لینے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔دُعا کے بعد اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔الحمدللہ۔

جلسہ یوم امہات: محترمہ فوزیہ مبینہ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ شموگہ تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۱۸-۴-۰۴ کو جلسہ یوم امہات منعقد کیا گیا جس میں تلاوت قرآن کریم ہوئی حمد ونعت کے بعد تربیتی تقاریر کی گئیں۔لجنہ کے اس اجلاس میں ناصرات نے بھی شرکت کی۔الحمدللہ۔(بشریٰ چیمہ جنرل سیکرٹری لجنہ بھارت)

نیامی (نائیجر) (Niger) میں
جلسہ سیرت النبی ﷺ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: اکبر احمد طاہر۔ مبلغ سلسلہ نیامی، نائیجر)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نیامی (نائیجر) کو مورخہ ۲رمئی ۲۰۰۴ء بروز اتوار جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ خدام نے محنت کے ساتھ وقار عمل کیا اور مشن ہاؤس کی صفائی کی اور سٹیج کو کلمہ طیبہ اور دیگر بینرز سے سجایا۔ عورتوں کے لئے علیحدہ پردے کا انتظام کیا گیا۔

مورخہ ۲رمئی کو نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد لاؤڈ سپیکر پر احمدیت زندہ باد کے نغمہ والی کیسٹ لگا دی گئی۔ اس جلسہ میں شمولیت کے لئے حلقہ کے میئر کو دعوت دی گئی تھی جو انہوں نے بخوشی قبول کی۔

نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد خاکسار کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے پروگرام شروع ہوا جس کا فرنچ ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

اس کے بعد مکرم فخر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر خطاب کیا جس کا ترجمہ لوکل زبان ہاؤسا میں پیش کیا گیا۔ بعدازاں قائد صاحب خدام الاحمدیہ مکرم عبدالرحمٰن صاحب نے ''آنحضورؐ بحیثیت ایک عادل'' کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد لوکل مشنری مکرم سلمان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ ''یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ'' خوش الحانی سے پیش کیا اور ہاؤسا زبان میں اس کا ترجمہ بھی پیش کیا۔

خاکسار نے ''آنحضرت ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی رو سے'' کے موضوع پر تقریر کی۔

خاکسار کی تقریر کے بعد محترم میئر صاحب کو دعوت دی گئی جنہوں نے سامعین سے مختصر خطاب کیا۔ اپنے خطاب میں بڑے اچھے الفاظ میں جماعت کا ذکر کیا اور شکریہ ادا کیا کہ ان کو یہاں آنے کی دعوت دی گئی ہے۔ نیز خاکسار کی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر ہم ان باتوں پر عمل کریں تو ہمارا معاشرہ ایک حسین معاشرہ بن سکتا ہے۔

میئر کے اس مختصر خطاب کے بعد خاکسار نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کروائی۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

اس جلسہ میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔ کل حاضری دوصد کے قریب تھی۔ سب تقاریر کا ہاؤسا زبان میں ترجمہ کیا گیا۔ الحمد للہ کہ سب احباب نے جلسہ کے پروگرام کو سراہا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس جلسہ کو بہت بابرکت کرے اور اس کے اچھے پھل عطا فرمائے۔

❁❁❁❁

ضروری اعلان

محترم میر محمود احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ تحریر فرماتے ہیں کہ جامعہ احمدیہ ربوہ میں ایک نمائش لگائی جارہی ہے، جس میں جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کرام، بزرگان سلسلہ، طلبہ، کارکنان، عمارات، کھیل اور فارغ التحصیل طلبہ میدان عمل میں، کتب و رسائل و تصنیفات جو جامعہ سے متعلق احباب کی ہیں وہ نمائش میں رکھی جائیں گی۔

لہٰذا بذریعہ تحریر ھذا یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ بھارت کے احباب کے پاس اگر تقسیم ملک سے پہلے جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء یا پڑھانے والے اساتذہ کرام کی تصاویر، جامعہ کے متعلق کتب و مضامین، اور مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کی پرانی عمارتوں کی تصاویر ہوں تو نظارت علیا قادیان کو بھجوادیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیرا۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

ضروری اعلان برائے تشخیص قیمت جائیداد موصیات

جملہ امراء کرام و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ بھارت کی خدمت میں گذارش ہے کہ موصیات کرام کی جائیداد از زیورات طلائی و نقرئی کی قیمت تشخیص کئے جانے کے تعلق سے معاملات آپ کی خدمت میں بغرض فیصلہ مجلس عاملہ بھجوائے جاتے ہیں۔ مستورات موصیات حضرات کے زیورات طلائی و نقرئی کی قیمت تشخیص کئے جانے کے سلسلہ میں مجلس کارپرداز قادیان نے زیر نمبر 60/7-06-04 فیصلہ فرمایا ہے کہ:

''پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ مستورات کے زیورات کی قیمت بوقت تشخیص سٹینڈرڈ سونا و چاندی کے ریٹ کے مطابق ہی تسلیم کی جائے گی''۔

لہٰذا آئندہ اس کے مطابق بوقت تشخیص جائیداد مستورات مجلس عاملہ کے فیصلہ بھجوانے کی درخواست ہے۔ نیز زیورات کے کیرٹ کا ذکر بھی ساتھ ضرور کردیا جائے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مجلس انصار اللہ ضلع لاہور (پاکستان) دیہاتی مجالس کا تربیتی اجتماع

مورخہ ۱۶را پریل ۲۰۰۴ء ضلع لاہور کی دیہاتی مجالس کا تربیتی اجتماع بمقام آصل گروکے میں منعقد ہوا۔ بعد نماز جمعہ تربیتی پروگرام کا آغاز ہوا جس میں مجلس انصار اللہ پاکستان کے نمائندگان مکرم مسعود سلیمان صاحب و مکرم نصیر احمد انجم صاحب اور مکرم بشیر احمد نیّر صاحب اور مرزا ناصر محمود صاحب مربیان سلسلہ نے وقف عارضی کی اہمیت، برکات خلافت، مقام محمدیت اور سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تقاریر کیں آخر میں مکرم کریم احمد ظفر صاحب نمائندگان مجلس ضلع لاہور کے اختتامی خطاب اور دُعا سے یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ پروگرام میں ۱۱۰ر انصار اور دیگر احباب نے شرکت کی (منیر مسعود ناظم انصار اللہ ضلع)

مجلس انصار اللہ ضلع حافظ آباد (پاکستان) ریفریشر کورس مجلس عاملہ

مورخہ ۱۹ر مارچ ۲۰۰۴ء کو ضلع حافظ آباد کی مجالس سے زعماء کی قیادت میں ۸۳۔ اراکین عاملہ ریفریشر کورس میں شامل ہوئے اس پروگرام میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اور مکرم شکیل احمد صاحب نائب قائد اصلاح وارشاد نے شرکت کی۔ عہدیداران کو شعبہ ایثار، اصلاح وارشاد، تربیت نومبائعین، مال، تحریک جدید اور وقفِ جدید کی مساعی کو بہتر بنانے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ نیز رپورٹ فارم کے تمام مندرجات کے بارہ میں بتایا گیا کہ اعداد و شمار درست اور معین طور پر دیئے جائیں۔ تین گھنٹے کے اس پروگرام کا اختتام دُعا اور شکریہ احباب کے ساتھ ہوا۔ الحمد للہ یہ پروگرام کامیاب رہا۔ (رانا سعید خالد نائب ناظم انصار اللہ)

قرارداد تعزیت بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
منجانب مجلس انصار اللہ بھارت

محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کی جانب سے آج یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مورخہ ۲۱ جون کو بعمر ۹۰ سال اس عالم فانی سے رحلت فرما کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم و مغفور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے بھائی اور سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ماموں تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۹رمئی ۱۹۱۴ء کو قادیان میں ہوئی تھی آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل میں پوری یونیورسٹی میں اوّل پوزیشن حاصل کی تھی۔ آپ کو خاص طور پر تحریک جدید میں مختلف شعبوں میں کام کرنے اور تبلیغ اسلام کے تعلق میں دنیا کے ممالک کے فعال دورے کرنے کی بھی توفیق ملی۔ آپ وکیل التبشیر، وکیل الدیوان وکیل اعلیٰ اور صدر مجلس تحریک جدید کے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔

بحیثیت صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ آپ کو مجلس انصار اللہ کی خدمت کی بھی توفیق ملی۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ہمراہ دنیا کے بعض ممالک کے تبلیغی دورے کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ کی پُر مغز تقاریر سے بھی احباب جماعت نے استفادہ کیا ہے۔ آپ کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو اور ہم سب کو آپ کے نیک نمونوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔

مجلس عاملہ انصار اللہ بھارت کا یہ ہنگامی اجلاس حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم و مغفور کی وفات پر غم سے ڈوبے ہوئے دلوں کے ساتھ اپنے پیارے امام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب جماعت عالمگیر سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔

اِسی طرح قادیان میں مقیم آپ کے بھائی محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب آپ کی بیگم صاحبہ محترم موصوف کے دونوں بیٹوں اور بیٹی سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام قُرب عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

درخواست دُعا

میرے بہنوئی ڈاکٹر شاہد احمد صاحب آف نیویارک امریکہ کے عیال و اطفال و برادران کی دینی و دنیوی ترقیات اور والدین مرحومین کی مغفرت کیلئے قارئین بدر کی خدمت میں دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (اعانت بدر ۲۰۰/-) (محمد حبیب اللہ ہسری لوہرڈاگا جھارکھنڈ)

مکرم شیخ طارق جاوید صاحب آف ہالینڈ اپنے لئے اور اپنے بھائی وسیم احمد صاحب اور بہن فوزیہ صاحبہ کی دینی دنیوی ترقیات کاروبار میں ترقی اور جملہ نیک مقاصد میں کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (مینیجر بدر)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ھذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر: 15294 میں حافظ شریف الحسن ولد مکرم محمد عادل صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13.5.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

مکان مع زمین 4 مرلہ ننگل باغبانہ قادیان شاملات۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3140 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ میری وصیت 1.6.02 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ — العبد — گواہ
ظہیر احمد خادم — حافظ شریف الحسن — محمد انور احمد

وصیت نمبر 15295: میں طاہرہ بنت الہدی زوجہ حافظ شریف الحسن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13.5.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/25000 زیور طلائی 41.430 گرام بتفصیل ذیل: ایک عدد سیٹ طلائی وزن 29.290 گرام 13115 روپے انگوٹھی طلائی تین عدد 8.000 گرام 3580 روپے۔ بالیاں کان کی ایک جوڑی 4.140 گرام 1850 روپے ناک کا کوکا 100 روپے زیور نقرئی پازیب 98 گرام 232 روپے میرا گذارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد
حافظ شریف الحسن — طاہرہ بنت الہدی — ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر 15296: میں وسیم احمد صدیق ولد صدیق امیر علی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17.12.03 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ اراضی ۵ سینٹ ومکان رہائشی نمبر 6/354 کرولائی قیمت اندازاً -/150000 اس کے علاوہ میری کوئی ذاتی جائیداد نہیں ہے۔ والدہ کی جائیداد ابھی مشترکہ ہے والدہ صاحبہ حیات ہیں۔ والد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کی جائیداد والدہ صاحبہ کے نام ہے اس سے ابھی حصہ نہیں ملا۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3284 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.1.04 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد
محمد انور احمد — وسیم احمد صدیق — جاوید اقبال اختر

وصیت نمبر 15297: میں مکرم وحید النبی ولد انوار حسن قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم جامعۃ المبشرین عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.12.03 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ میری اس وقت منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے والدین حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد
محمد انور احمد — وحید النبی — سفیر احمد فہیم

وصیت نمبر 15298: میں محمد ظفر ولد ماسٹر محمد الیاس صاحب قوم گاڑھا پیشہ ملازمت عمر 28 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.11.03 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

خاکسار کی غیر منقولہ جائیداد 5 مرلہ محلہ ترکھانہ والی قادیان خسرہ نمبر (18-5)61R/14 اس کے علاوہ خاکسار کی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔

میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد
اظہر احمد خادم — محمد ظفر — محمد انور احمد

وصیت نمبر 15299: میں افتخار الدین قمر ولد حمید الدین صاحب شمس مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.7.03 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔

میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2650 روپے پرنٹنگ کے کام سے 2000 روپے ماہانہ آمد ہوتی ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد
محمد انور احمد — افتخار الدین قمر — حاجی رشید الدین پاشاہ

وصیت نمبر 15283: میں کے عبد السلام معلم ولد محترم کے محمد کٹی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۰۴-۳-۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

آج مورخہ ۲۹ مارچ ۲۰۰۴ وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3370 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (۱/۱۶) اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد
ایم ظفر احمد — کے عبد السلام — محمد انور احمد

طلباء کے لئے مفید معلومات

کیا آپ فوج میں شامل ہوکر ملک کی خدمت کرنا چاہتے ہیں؟

اگر آپ فوج میں شامل ہوکر ملک کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو اس مضمون کا مطالعہ آپ کے لئے مفید ہوگا۔ اس موقع پر ہم بری بحری اور ہوائی فوج میں شامل ہونے کیلئے بعض معلومات ذیل میں درج کرتے ہیں۔☆

بری فوج

بری فوج کو خاص طور پر دو حصوں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ایک ریگولر آرمی، دوسرے ریزرو آرمی۔ بھارتیہ بری فوج کے چار رجمنٹ ہیں جن میں اپنی صلاحیت اور میرٹ کی بنیاد پر ملازمت حاصل کی جاسکتی ہے۔

انفنٹری ریجمنٹ:: آپ چاہیں تو بھارتیہ بری فوج کے انفنٹری رجمنٹ کے ممبر بن سکتے ہیں یہ بھارتیہ فوج کا سب سے طاقتور عضو ہے۔ اس میں پیرا شوٹ رجمنٹ، میکینائزڈ انفنٹری، گرینیڈیرز رجمنٹ وغیرہ شامل ہیں۔

آرمڈ ریجمنٹ:: یہ بھارتیہ فوج کا بے حد اہم حصہ ہے اس کے تحت صدر باڈی گارڈ سمیت 63 رجمنٹ ہوتے ہیں۔

آرٹلری ریجمنٹ:: یہ بھارتیہ فوج کا دوسرا سب سے بڑا حصہ ہے۔ دنیا کے سب سے اونچے بیٹل فیلڈ سیاچن پر تعینات اس کے فوجیوں نے ہمیشہ دشمن کو اپنی طاقت کا احساس دلایا ہے۔

آرمی ایوی ایشن کور:: بری فوج کی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لئے اس کے تحت ایک ایوی ایشن رجمنٹ بنائی گئی ہے جو مشکل جگہوں پر بری فوج کو سامان مہیا کرنے سے لیکر جنگ کے وقت اس کی حربی و ضربی صلاحیت کو بڑھاتا ہے۔

انڈین نیوی

اگر پہلے کبھی انڈین نیوی جوائن کرنے کا خیال نہیں آیا تو اب آپ اس بارہ میں سوچ سکتے ہیں کیونکہ انڈین نیوی کیریئر کے سنہرے موقع کے ساتھ ساتھ خوب گھومنے پھرنے، نئے لوگوں سے ملنے اور دوستی کرنے کا بھی موقع مہیا کراتی ہے۔ انڈین نیوی کے کچھ اہم عہدے اس طرح سے ہیں:-

ایکزی کیوٹو آفیسر:: ایک ایکزی کیوٹو آفیسر کی صورت میں آپ شپ پر ورکنگ اور فائٹنگ دونوں طرح کے کام کرسکتے ہیں۔ ایک ایکزی کیوٹو آفیسر کو خاص طور پر پنڈبی جنگ، کشتی سنبھالنا، سنچار، گولا باری، لاجسٹک، ڈائیونگ، آبی سائنس وغیرہ میں مہارت حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اگر چاہیں تو ہوائی یا پنڈبی آرم میں بھی مہارت حاصل کرسکتے ہیں۔

ایوی ایشن آفیسر:: جنہیں آسمان میں اڑنے کی خواہش ہو اُن کے لئے بھی نیوی میں پائلٹ اور آبزرور کی صورت میں جگہ ہے۔ یہ لوگ سمندری جنگ کے وقت بہت ہی اہم رول ادا کرتے ہیں زیادہ تر پائلٹوں کو ساحلی کھوجی جہاز وغیرہ کو اڑانے کا موقع ملتا ہے۔ یہاں بھی جانبازی دکھانے کے بہت مواقع ہیں۔ کچھ خاص طور سے تعلیمیافتہ پائلٹوں کو جنگ کے موقع پر حملہ کے لئے حدف کو نشانہ بنانا، دشمن کے جہازوں پر حملہ کرنے سرچ اور بچاؤ کا کام کرنے کا بھی موقع ملتا ہے۔

سبمیرین آفیسر:: اگر آپ نئے مورچوں پر چیلنج کا سامنا کرنے کی خواہش رکھتے ہوں تو آپ اسے چنیں۔ یہ ہائیٹیک جنگی مشین بہت ہی اعلیٰ صلاحیت والی ہوتی ہے۔ اس کی تکنیک بہت جدید اور کمپیوٹر کنٹرول ہوتی ہے۔ اگر آپ نے اس کی مشکل ٹریننگ پوری کرلی تو سمجھ لیجئے کہ آپ قابل عزت "ڈالفین بیج" کے حقدار ہوجائیں گے اور نیوی کے ایک بے حد فعال عضو کا حصہ بن جائیں گے۔

ہائیڈروگرافک آفیسر:: یہ ایک اہم عہدہ ہوتا ہے۔ یہ بھارتیہ نیوی اور دنیا کی دوسری نیوی کے چارٹ وغیرہ کے لئے ضروری خبروں کو اکٹھا کرنے کا کام کرتے ہیں۔ اگر آپ کو یہ کام پسند ہو تو آپ سرویر کی صورت میں اپنا کیریئر بنا سکتے ہیں۔ یا پھر ساحل سے متعلق امور کے تحت آپ کا انتخاب بھی ہوسکتا ہے۔

نیول آرمامینٹ انسپیکشن آفیسر:: ان کا کام یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ مختلف ایجنسیوں کے ذریعہ نیوی کو جنگی سامانوں کی مکمل سپلائی ہوتی رہے۔ یہ جنگی سامان کی خصوصیت، حفاظت اور اس کی صلاحیت کا دھیان رکھتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ ریسرچ اور ڈیولپمنٹ سے متعلق بھی جوابدہ ہوتے ہیں۔

پرووسٹ آفیسر اور لاء آفیسر:: پرووسٹ آفیسر کا ایک الگ کیڈر ہوتا ہے انکا کام نیوی سے متعلق پولیسنگ، ریگولیٹری، حفاظت اور نگرانی وغیرہ کا ہوتا ہے۔ اسی طرح سے ایک لاء آفیسر نیوی سے متعلق قانونی پہلوؤں کا دھیان رکھتا ہے۔

لاجسٹک آفیسر:: ایک جدید جنگی جہاز ایک چھوٹے موٹے شہر کی طرح ہوتا ہے جس میں سیکڑوں لوگ رہتے ہیں۔ ان سب کے کھانے پینے کپڑے اور مشینری تک کی سہولتوں کو مہیا کرنے کا کام ایک لاجسٹک آفیسر کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

ایئر فورس

اگر آپ نے گریجویشن کیا ہے یا ابھی ابھی سکولنگ ختم ہوئی ہے یا دسویں کلاس پاس کی ہے تو ایئر فورس جوائن کرکے بہتر مستقبل بنا سکتے ہیں۔ ایئر فورس میں فلائنگ، ٹیکنیکل اور گراؤنڈ تین برانچ ہوتے ہیں اور سبھی کے لئے الگ الگ صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

فلائنگ برانچ:: فلائنگ برانچ جوائن کرکے آپ یقینی طور پر کیریئر کی نئی اونچائیوں کو چھو سکتے ہیں۔ انیس سے تیئیس برس کا کوئی بھی گریجویٹ جس نے بارہویں میں میتھ اور فزکس سبجکٹ رکھا ہو فلائنگ برانچ کا ممبر بن سکتا ہے۔ فلائنگ برانچ کا ممبر تین طرح سے بنا جاسکتا ہے۔ اس کے لئے آپ کو یا تو سی ڈی ایس کا امتحان دینا ہوگا یا این سی سی کا 'سی' سرٹیفکیٹ ہونا چاہئے۔ عورتیں چاہیں تو شارٹ سروس کمیشن کا امتحان پاس کرنے کے بعد فلائنگ برانچ کی ممبر بن سکتی ہیں۔

ٹیکنیکل برانچ:: ڈائریکٹ اینٹری سکیم کے ذریعہ آپ ٹیکنیکل برانچ کا ممبر بن سکتے ہیں یہ سکیم ایرونائیکل انجینئرنگ (الیکٹرانکس، میکینیکل الیکٹرانکس) کے لوگوں کے لئے ہوتی ہے اس کے علاوہ انجینئرنگ فائنل ایئر کے طالبعلموں کے لئے ایک یونیورسٹی انٹری سکیم بھی ہوتی ہے۔

گراؤنڈ ڈیوٹی برانچ:: گراؤنڈ ڈیوٹی برانچ عورتوں اور مردوں دونوں کے لئے ہوتا ہے۔ ایئر فورس کی اس برانچ کا کام ہیومن اور میٹیریل ریسورس کا مینجمنٹ کرنا ہوتا ہے۔ آپ اپنی صلاحیت کے مطابق اس کی ایڈمنسٹریٹو، اکاؤنٹس یا لاجسٹک کوئی بھی برانچ چن سکتے ہیں۔

بھارتیہ فوج کو ضرورت ہے ایسے جوانوں کی جو صلاحیتوں سے بھرپور اور ذہین و فہیم ہوں جن میں کچھ کرگزرنے کا جذبہ ہو اگر آپ میں یہ وہ جذبہ تو سمجھئے کہ بھارتیہ فوج آپ کا انتظار کررہی ہے۔ (ماخوذ)

☆☆☆

آرمی آفیسر بننے کا راستہ این ڈی اے اور سی ڈی اے سے ہوکر جاتا ہے۔ ان دونوں امتحانوں کو پاس کرنے کے بعد آپ بھارتیہ فوج کے تینوں حصوں میں سے کسی ایک کے ممبر بن سکتے ہیں۔

این ڈی اے

امتحان:: سال میں دو بار عام طور پر اپریل و ستمبر میں ہوتا ہے۔

جگہ:: دلی، الہ آباد، لکھنؤ، بریلی، چنڈیگڑھ وغیرہ

عمر:: ۱۹ سے ۲۳ برس غیر شادہ شدہ

تعلیم:: این ڈی اے کے آرمی ونگ کے لئے بارہویں، ایئر فورس اور نیوی کے لئے بارہویں میں فزکس اور میتھ ہونا ضروری ہے۔

ایڈریس:: یو پی ایس سی دھولپور ہاؤس شاہجہاں روڈ دلی 1100069

سی ڈی ایس

امتحان:: سال میں دو بار عام طور پر مئی اور اکتوبر میں ہوتا ہے۔

جگہ:: دلی، الہ آباد، لکھنؤ، بریلی، چنڈیگڑھ وغیرہ

جنس:: مرد، غیر شادی شدہ

عمر:: نیوی کے لئے 19 سے 22 برس تک
ایئر فورس کے لئے 19 سے 23 برس تک۔ بری فوج کے لئے 19 سے 24 برس تک۔

تعلیم:: بری فوج کے لئے گریجویشن۔ نیوی کے لئے بی ایس سی فزکس یا میتھ یا بی ای کی ڈگری۔ ایئر فورس کے لئے بی ایس سی فزکس یا میتھ یا بی ای۔

ایڈریس:: یو پی ایس سی دھولپور ہاؤس شاہجہاں روڈ دلی 1100069 (ماخوذ)

☆☆☆

درخواست دُعا

میری بیٹی محترمہ فریدہ رحیم صاحبہ آف لندن تمام بزرگان کی خدمت میں السلام علیکم عرض کرتے ہوئے اپنے بچوں کے امتحان میں نمایاں کامیابی، جملہ پریشانی کے ازالہ، خاوند اور بچوں کی صحت و تندرستی درازیٔ عمر دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔ (محمد عمر علی درویش قادیان)

اعلانِ نکاح

مورخہ 2.7.04 بروز جمعۃ المبارک مکرم فقیر الدین خان صاحب آف کیرنگ، فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ قادیان کا نکاح مکرمہ طیبہ بیگم بنت مکرم اعجاب الحق خان صاحب آف کیرنگ کے ساتھ 25125 روپے حق مہر پر مکرم مولوی اسمٰعیل خان صاحب مبلغ سلسلہ کیرنگ اڑیسہ نے پڑھا۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مبارک احمد تقوی قادیان)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

Vol - 53 Tuesday 3 August 2004 Issue No. 31

حالات حاضرہ

ھندو پاک میں عزت کے نام پر لڑکیوں کا قتل

پاکستان

مسلمان اپنے عمل سے خود ہی اسلام کو بدنام کرر ہے ہیں اور الزام دوسروں کو دیتے ہیں اس کی تازہ مثال وہ خبر ہے جو آسٹریلیا کے ایک کثیر الاشاعت روزنامہ میں شائع ہوئی ہے:

''(ترجمہ) پاکستان کے روزنامہ جنگ کے مطابق ہر دوسری پاکستانی عورت کسی نہ کسی قسم کے ظلم وتشدد کا نشانہ بنتی ہے۔ ہزاروں عورتیں ہر سال عزت کے نام پر قتل کی جاتی ہیں۔ گذشتہ پانچ سالوں کے دوران صرف پنجاب میں ۹۶۷۹ عورتیں قتل ہوئیں۔ ان میں سے ۱۶۳۸ عورتیں تو ان کے گھر والوں نے ہی انتقام اور گھریلو جھگڑوں کی بناء پر قتل کر دیں۔ ۴۶۶۲ عورتیں اس لئے ماری گئیں کہ وہ بے چاری جہیز تھوڑا لائی تھیں یا اسلئے کہ انہوں نے ورثہ کی جائیداد میں سے اپنا حصہ طلب کیا تھا۔ مقتولین میں سے ۳۳۷۹ عورتوں کو یا تو آگ سے جلا کر مارا گیا یا تیزاب پھینک کر۔

ایک دوسرے پاکستانی روزنامہ ''خبریں'' میں شائع شدہ ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں ایک جاگیردارانہ رسم جاری ہے جس کو 'کاروکاری' کہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ جن عورتوں کے بارہ میں خیال کیا جاتا ہے کہ انہوں نے خاندان کی بے عزتی کی ہے انہیں باقاعدہ ایک رسمی تقریب کے طور پر قتل کیا جاتا ہے اور مارنے کے بعد ان کی لاشوں کو غیر رشتہ دار مردوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے جو انہیں کہیں دور لے جا کر بغیر کوئی مذہبی رسم ادا کئے زمین میں دبا آتے ہیں۔

مذکورہ بالا صورت حال پر ہندوستان کے اخبار پائونیر کے ایڈیٹر ساجد عبید نے سخت غصہ کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے: ''یہ ہے وہ پاکستان جس کے بارہ میں دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہ اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا جو دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں عورتوں کا زیادہ خیال رکھتا ہے اور قابل توجہ قرار دیتا ہے۔ یہ بہت ہی افسوس کی بات ہے کہ باوجود مسلمان ہونے کے پاکستان کے حکام اور عوام اسلام کے بنیادی اصول صداقت اور انصاف کے معاملہ میں ناکام ہوگئے ہیں''۔ (سڈنی مارننگ ہیرلڈ مورخہ ۲۹ ر اپریل ۲۰۰۴ء)

بھارت

اس تعلق میں ہم معروف کالم نگار سبھاشنی علی کے ایک مضمون سے اقتباس پیش کرر ہے ہیں۔ یہ کہتی ہیں:

''حال ہی میں مجھے تیسری بار پاکستان جانے کا موقع ملا۔ اسلام آباد میں منعقد ہونے والے ایک سیمینار میں مجھے مدعو کیا گیا تھا جس میں بھوک مری کا مسئلہ اور عزت کے نام پر ہونے والے قتل اس سیمینار کے دو خاص زیر غور معاملے تھے۔ ان دونوں معاملوں پر میں نے خود اور تنظیمی سطح پر بہت کام کیا ہے۔ ہمارے معاشرہ میں غریب اور امیر کے بیچ کی کھائی چوڑی ہوئی ہے۔ اس تعلق میں ''اکھل بھارتیہ جنوادی مہلا سمیتی'' نے پورے ملک میں سروے کر کے مختلف اعداد و شمار اکٹھے کئے ہیں۔ کچھ سال قبل اس طرح کے حادثے زیادہ تر ہریانہ میں رونما ہوئے تھے۔ لیکن اب یہ حادثے اتر پردیش کے متعدد ضلعوں، مہاراشٹر، تامل ناڈو وغیرہ صوبوں میں رونما ہورہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک ایسی وبا ہے جو ملک کے کسی بھی حصے کو نہیں چھوڑے گی کہیں پر لڑکا لڑکی الگ الگ ذات کے ہوتے ہیں۔ کہیں ایک ہی گاؤں کے ہوتے ہیں۔ کہیں پر ان کے خاندان والوں یا رشتہ داروں کو یہ بات برداشت نہیں ہوتی کہ دونوں اپنی مرضی سے شادی کریں بہر حال اس طرح کے قتل کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں۔ پر ایسے قتل میں ایک خاص بات یہ ہوتی ہے کہ قتل کرنے والے افراد غیر نہیں بلکہ اپنے ہی خاندان کے یا رشتہ دار ہوتے ہیں۔ اور ایسے قاتلوں کی اپنے بچاؤ کیلئے یہ دلیل ہوتی ہے کہ عزت بچانے کی خاطر ایسا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اسطرح کے قاتل ہر ذات اور ہر مذہب میں موجود ہیں۔

(دینک جاگرن یکم جنوری ۲۰۰۴ء)

پاکستان کے اخبار میں ایک پاکستانی عیسائی کا خط

پاکستان کے ایک ہفت روزہ میں پاکستان کے ایک عیسائی کا خط چھپا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان میں اب صحیح اور مثبت سوچ کا دیوالیہ نکل چکا ہے۔ عیسائی بھائی نے اپنی وضاحت تو کی ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان میں ملاؤں کے خوف سے انہوں نے احتجاجی زبان اختیار نہیں کی۔ تاہم دانشمندانہ طریق پر میٹھا نشتر چبھویا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں!

محترم ایڈیٹر صاحب ہفتہ وار 'لاہور' لاہور

آداب!

پچھلے دنوں ایک روزنامہ اخبار میں یہ شائع ہوا کہ ایک روپیہ کے سکہ پر مکمل نام کی بجائے صرف قائداعظم ہی کا نام لکھا جائے۔ چونکہ سکہ غیر مسلموں اور نجس ہاتھوں میں جاتا ہے جو نبی پاک ﷺ اور حضرت علیؓ کے ناموں کی بے ادبی ہے اس لئے احتیاط کرنی چاہئے۔

اگر یہ جواز قابل قبول ہے تو ہمیں اس زاویے سے بھی سوچنا چاہئے کہ ان مذہبی شخصیات کے احترام کی طرح قومی راہنماؤں کے احترام کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے یہ بھی سوچنے کہ کیا قائداعظم ہمارے لئے غلامی سے نجات دہندہ نہیں۔ قوم انہیں بابائے قوم تسلیم کرتی ہے اور اسی نام سے پکارتی بھی ہے۔ پھر اپنے قومی باپ کی کسی رنگ میں تذلیل سرکاری سطح پر کیوں ہو۔

کیا یہ بہتر نہیں..... صرف ایک روپیہ کے سکہ پر ہی نہیں بلکہ تمام سکوں پر سکہ کی ایک جانب سکہ کی مالیت یعنی ایک روپیہ اور دوسری جانب حکومت پاکستان یا اسٹیٹ بینک آف پاکستان لکھ دیا جائے۔ اسی طرح کسی کی بھی بے ادبی نہ ہوگی۔

خیر اندیش پطرس مسیح لاہور

(ہفت روزہ لاہور ۳ جولائی ۲۰۰۴ء)

بُش نے ملک کو گمراہ کیا - جان کیری

خفیہ معاملوں سے متعلق سینیٹ کی رپورٹ آنے کے بعد صدر کے عہدہ کے ڈیموکریٹک پارٹی کے دعویدار جان کیری نے بُش کے متعلق کہا کہ انہوں نے عراق پر حملہ کرنے کیلئے غلط اور بے تکی خفیہ رپورٹوں کا سہارا لیا اور امریکہ کو گمراہ کیا۔

کیری اور ان کے معاون ایڈورڈ نے سینیٹ کی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ بُش نے فی الحقیقت عراق کے جوہری ہتھیار کے معاملہ میں امریکہ کو گمراہ کیا ہے۔ بُش نے بھلے ہی امریکیوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ انہوں نے آخری چارہ کے طور پر عراق پر حملہ کیا لیکن ایسا نہیں تھا۔ دونوں ہی ڈیموکریٹک لیڈروں نے کہا کہ بُش کی خارجہ پالیسیوں کے سبب سے امریکہ پر دہشت گردانہ حملوں کے خدشات کم نہیں بلکہ بڑھ گئے ہیں۔ عراق پر حملے کے جواز میں بُش کی زیادہ تر دلیلیں ناقابل یقین ثابت ہوچکی ہیں اور امریکی جوانوں میں حکومت کے تئیں ویسا ہی غیر یقینی ماحول ہے جیسا کہ ویتنام کی جنگ کے موقع پر تھا۔ نیویارک ٹائمز کے ساتھ گفتگو میں کیری نے کہا کہ فوجیوں نے اپنی جانیں گنوائیں کیونکہ بُش اور ان کے ہمنوا غلطی پر تھے۔ ایڈورڈز نے کیری کی بات پر حامی بھرتے ہوئے کہا کہ میری رائے میں عراق پر حملہ سے قبل، اور اس سے بھی بڑھ کر امن حاصل کرنے کے بارہ میں جارج بُش کے منصوبہ کی امریکہ کو بھاری قیمت چکانی پڑی۔ ☆

انتخاب خلافت خامسہ سے متعلق خواب

ایسے تمام افراد جماعت جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات اور خلافتِ خامسہ کے انتخاب سے متعلق کوئی خواب دیکھی ہو تو وہ اسے تحریر کر کے مجھے بجھوادیں۔ خواب کے ساتھ وکالت تبشیر لندن کی طرف سے آمدہ حلف نامہ کا مطبوعہ فارم پُر کر کے دینا ہوگا۔ یہ فارم مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی سے حاصل کرلیا جائے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت

جملہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت ومنظوری سے خدام الاحمدیہ بھارت کا ۳۵ واں اور اطفال الاحمدیہ بھارت کا ۲۶ واں سہ روزہ سالانہ اجتماع مورخہ 7,6,5 ر اکتوبر بروز منگل - بدھ - جمعرات کو مرکز سلسلہ قادیان میں منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ

اجتماع کے تعلق سے تفصیلی سرکلر مجالس کو بجھوایا جا رہا ہے اور رسالہ مشکوٰۃ کے جون کے شمارہ میں بھی شائع کر دیا گیا ہے۔ جملہ قائدین واراکین مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ اس سرکل کے مطابق ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ یاد رکھیں کہ خلفاء کرام کے ارشادات کے مطابق اجتماع میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے۔ اجتماع کی غیر معمولی کامیابی کیلئے درخواست دُعا ہے۔ صدر اجتماع کمیٹی مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت